Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس (اہلِ سنت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

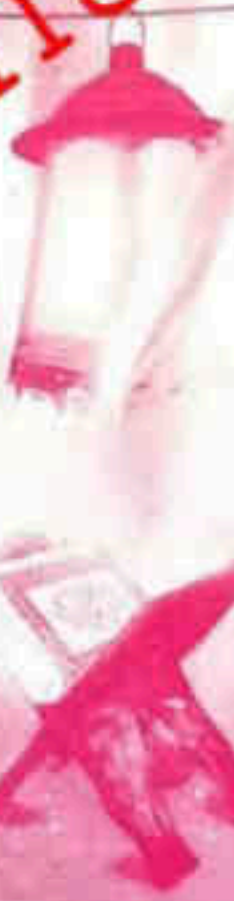

عالمیہ 2

سوالیہ پرچہ کے ساتھ

مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" لُلطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

الورقة الاولیٰ: الصحیح للبخاری

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-سالتك بما يأمركم فذكرت انه يأمركم ان تعبدوا الله ولاتشركوا به شيئا وينهاكم عن عبادة الأوثان ويأمركم بالصلوٰة والصدق والعفاف فان كان ماتقول حقا فسيملك موضع قدمي هاتين وقد كنت اعلم انه خارج ولم اكن اظن انه منكم .

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) خط کشیدہ کلمات عبارت کی نحوی تحقیق کریں؟ ۳+۳+۳=۹

(ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام لکھیں؟ ۵

سوال نمبر 2:-عن عائشة رضی الله عنها انها ارادت ان تشترى بريرة وانهم اشترطوا ولاءها فذكر للنبى صلى الله عليه وسلم فقال النبى صلى الله عليه وسلم اشتريها فاعتقيها فانما الولاء لمن اعتق واهدى لها لحم فقيل للنبى صلى الله عليه وسلم هذا تصدق به على بريرة فقال لها النبى صلى الله عليه وسلم هو لها صدقة ولنا هدية .

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ لکھیں؟ ۱۰

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟ ۳+۳+۳=۹

(ج) ولاء کسے کہتے ہیں نیز "خیرت" میں کس بات کا خیار مراد ہے اور اس خیار کا فقہی نام کیا ہے؟ ۷+۷=۱۴

سوال نمبر 3:-عن همام قال سمعت عمارا يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أعبد و امرأتان وأبوبكر .

(الف) حدیث مذکور پر حرکات وسکنات لگائیں؟ ۱۰

(ب) "خمسة اعبد" اور "امرأتان" سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے اسماء تحریر کریں۔ ۱۴

(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تین مناقب بخاری شریف سے بیان کریں؟ ۹

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟

(الف) الفخر والخيلاء في الفدادين أهل الوبر والسكينة في أ
يمان والحكمة يمانية قال أبو عبدالله سميت اليمن لأنها عن يمين
عن يسار الكعبة والمشأمة الميسرة واليد اليسرى الشؤمى والجانـ

(ب) عن عائشة أن أبابكر رضى الله عنه دخل عليها وعندها
تغنيان وتدففان وتضربان والنبى صلى الله عليه وسلم متغش بثو
فكشف النبى صلى الله عليه وسلم وجهه فقال دعهما يا أبابكر
الأيام أيام منى .

(ج) عن أبى هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عل
ومثل الأنبياء من قبلى كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله إلا
فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه الل
خاتم النبيين .

(د) عن البراء بن عازب رضى الله عنهما قال كان النبى
مربوعا بعيد مابين المنكبين له شعر يبلغ شحمة أذنيه ر
أرشيئاقط أحسن منه قال يوسف بن أبى إسحاق عن أبيه إلى منكـ

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر 1:- سَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُـ
شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْـ
حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) خط کشیدہ کلماتِ عبارت کی نحوی تحقیق کریں؟

(ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب برعبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

اور میں نے تم سے سوال کیا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں، تو تم نے کہا: بے شک وہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ تم کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور وہ تمہیں بتوں کی عبادت سے روکتے ہیں اور تمہیں نماز، سچ بولنے اور پاک دامنی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اگر یہ تمام باتیں درست ہیں، تو وہ یقیناً نبی ہیں، پس وہ عنقریب میرے پاؤں کی نیچے والی زمین کے مالک ہو جائیں گے اور مجھے کامل بھروسہ تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں اور میں نے کبھی بھی گمان نہیں کیا تھا کہ وہ تم سے ہوں گے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ عبارت کی نحوی تحقیق:

الاوثان: یہ "وثن" سے جمع مکسر اور مضاف الیہ ہے، مضاف الیہ با مضاف مجرور، جار با مجرور متعلق ہو ظرف لغو "کنتھا" کے۔

العفاف: یہ معطوف ہے، اس کا عطف الصدق پر ہے جبکہ اس کا عطف الصلوٰۃ پر ہے، یہ سب معطوف با معطوف علیہ ملکر مفعول لغو، متعلق "یامر" کے۔

هاتين: یہ اسم اشارہ تثنیہ ہے، اسم مشار الیہ ملکر مفعول بہ ہوا "سيملك" کا۔ اس طرح فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جواب: (ج) اس کلام کے متکلم اور مخاطب کا نام:

اس عبارت کے متکلم کا نام ہے: ہرقل (شاہ حبشہ) جبکہ مخاطب کا نام ہے: ابوسفیان۔

سوال نمبر 2:- عن عائشة رضی الله عنها انها ارادت ان تشتری بریرة وانهم اشترطوا ولاءها فذکر للنبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم اشتریها فاعتقیها فانما الولاء لمن اعتق واهدی لها لحم فقیل للنبی صلی الله علیه وسلم هذا تصدق به علی بریرة فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم هو لها صدقة ولنا هدیة۔

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ لکھیں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ج) ولاء کسے کہتے ہیں نیز "خیرت" میں کس بات کا خیار مراد ہے اور اس خیار کا فقہی نام کیا ہے؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا، تو ان کے مالکوں نے ان کی ولاء کی شرط قرار دے دی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کر دو، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کی ہوتی ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے پاس بطور تحفہ گوشت پیش کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: اس گوشت کو بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے، تو یہ اس کے واسطے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق:

ارادت: یہ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل ناقص یائی از باب افعال، ارادہ کرنا، قصد کرنا۔

اشتریھا: صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل ناقص یائی از باب افتعال، خریدنا۔

تصدق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل صحیح از باب تفعل، صدقہ کرنا، ہدیہ کرنا۔

جواب: (ج) "ولاء" کی تعریف، "خیرت" سے مراد اور "خیار" کا فقہی نام:

ولاء: وہ میراث جس کا کوئی شخص اپنی ملک سے کسی کو آزاد کرنے یا عقد موالات کے سبب حقدار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ اِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَّامْرَأَتَانِ وَأَبُوْبَكْرٍ .

(الف) حدیث مذکور پر حرکات وسکنات لگائیں؟

(ب) "خمسة اعبد" اور "امرأتان" سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے اسماء تحریر کریں؟

(ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تین مناقب بخاری شریف سے بیان کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر حرکات وسکنات:

حرکات وسکنات اوپر لگا دی گئی ہیں۔

جواب: (ب) "خمسة اعبد" اور "امرأتان" سے مراد لوگ اور ان کے نام:

پانچ غلاموں کے نام یہ ہیں: (i) حضرت عمار، (ii) حضرت زید بن حارثہ، (iii) حضرت بلال، (iv)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حضرت عامر بن فہیرہ، (۷) حضرت شقران رضی اللہ عنہم۔

دو عورتوں کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت خدیجہ، (۲) حضرت ام الفضل یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ رضی اللہ عنہما۔

جواب: (ج) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تین مناقب:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تین مناقب درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کپڑے کو تکبر سے زمین پر گھسیٹے گا، بروز حشر اللہ تعالیٰ اس کی جانب نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے کپڑے کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے، مگر یہ میں اس کا خیال رکھوں گا اس طرح نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے ہو۔

(۲) محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم سے دریافت کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، میں نے پوچھا اس کے بعد کون؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، مجھے خدشہ ہوا کہ اب فرمائیں گے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، اس پر میں نے دریافت کیا: تو آپ؟ تو آپ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے، اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے، اُحد پہاڑ کانپنے لگا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! تو اپنی حرکت بند کر دے، کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں۔

(الف) الفخر والخيلاء فى الفدادين أهل الوبر والسكينة فى أهل الغنم والإيمان يمان والحكمة يمانية قال أبو عبدالله سميت اليمن لأنها عن يمين الكعبة والشام لأنها عن يسار الكعبة والمشأمة الميسرة واليد اليسرى الشؤمى والجانب الأيسر الأشأم .

(ب) عن عائشة أن أبابكر رضى الله عنه دخل عليها وعندها جاريتان فى أيام من تغنيان وتدففان وتضربان والنبى صلى الله عليه وسلم متغش بثوبه فانتهرهما أبوبكر فكشف النبى صلى الله عليه وسلم وجهه فقال دعهما يا أبابكر فإنها أيام عيد وتلك الأيام أيام منى .

(ج) عن أبى هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن مثلى

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله إلا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فأنا اللبنة وأنا خاتم النبيين .

(د) عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد مابين المنكبين له شعر يبلغ شحمة أذنيه رأيته في حلة حمراء لم أرشيئاقط أحسن منه قال يوسف بن أبي إسحاق عن أبيه إلى منكبيه .

جواب: احادیث کا ترجمہ:

(الف) فخر، تکبر، چیخنے چلانے والے اونٹ چرانے والوں کے اندر ہیں۔ نرمی و ملائمت بکریاں چرانے والوں میں ہے۔ ایمان یمن میں ہے، حکمت بھی یمن میں ہے۔ ابوعبداللہ نے کہا: یمن کو یمن اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ کعبہ معظمہ کی دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ کعبہ معظمہ کی بائیں طرف ہے اور مشامہ الٹی چیز کو کہا جاتا ہے اور شومی بائیں ہاتھ کو کہا جاتا ہے اور شام الٹی طرف کو کہا جاتا ہے۔

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: بے شک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس اس وقت تشریف لائے کہ ان کے پاس دو لونڈیاں منیٰ کے دنوں میں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے سے اپنے آپ کو چھپا رکھا تھا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لونڈیوں کو ڈانٹ پلائی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے کو اپنے چہرے سے دور کیا اور فرمایا: اے ابوبکر! انہیں چھوڑ دو، کیونکہ یہ عید اور منیٰ کے دن ہیں۔

(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا، تو اسے حسین و جمیل بنایا، مگر اس نے ایک کونے کے اندر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور اظہار تعجب کرتے کہ اس میں اینٹ کو کیوں نہ رکھا گیا، وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(د) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے، آپ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا۔ آپ کے (سر کے) بال کانوں کی لو تک لٹکتے رہتے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ سرخ لباس میں دیکھا، میں نے آپ سے بڑھ کر حسین کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا یعنی آپ کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الثانية: الصحيح لمسلم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلونی فهابوه ان يسئلوه قال فجاء رجل فجلس عند رکبتيه فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الاسلام قال لاتشرك بالله شيئا وتقيم الصلوٰة وتوتی الزکوٰة وتصوم رمضان قال صدقت قال يارسول الله ما الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتابه ولقائه ورسله وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر كله قال صدقت قال يا رسول الله ما الاحسان.....

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں علامات قیامت لکھیں؟ ۱۰

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔ ۴

سوال نمبر 2:-عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا اوليصمت ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر 3:-عن عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدی لحرمه حين احرم ولحله حين حل قبل ان يطوف بالبيت .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰

(ب) احرام کی حالت میں کونسی چیزیں منع ہیں؟ ۱۰

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟ ۳

سوال نمبر 4:-عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبير بن عبدالمطلب اتت رسول الله

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراءۃ ثقیلۃ وانی ارید الحج فما تأمرنی قال اهلی بالحج واشترطی ان محلی حیث تحبسنی قال فادرکت ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ حکم حضرت ضباعۃ کے لیے خاص ہے یا ہر بیمار عورت کے لیے ہے؟ ۱۰

(ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ لکھیں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر 1: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَلُوْنِیْ فَهَابُوْهُ اَنْ یَّسْئَلُوْهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُکْبَتَیْهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِکَتِهٖ وَکِتَابِهٖ وَلِقَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ کُلِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْاِحْسَانُ.....

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں علامات قیامت لکھیں؟

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔

جواب: (الف) اعراب برحدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے سوال کیا کرو، مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوال کرنے سے جھجک جاتے تھے، راوی کا بیان ہے: پھر ایک روز ایک آدمی حاضر ہوا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کرو، زکوٰۃ دو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو، وہ آدمی عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کی کتابوں، اس سے ملاقات، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر سے تعلق رکھنے والے تمام امور پر ایمان لانا، اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟

جواب: (ب) حدیث بالا کی روشنی میں علامات قیامت:

اس حدیث میں تین علامات قیامت بیان کی گئی ہیں:

(۱) لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، (۲) ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بکریوں کے چرواہے عالیشان محلات پر فخر کریں گے، (۳) ننگے پاؤں، ننگے جسم، بہرے اور گونگے زمین کے بادشاہ بنیں گے۔

جواب: (ج) شرک کی تعریف:

شرک کا لغوی معنیٰ ہے: ساتھی بنانا، یا ساتھی ٹھہرانا۔ شرک کا اصطلاحی معنیٰ ہے: کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں برابر ٹھہرانا ہے۔

شریک ٹھہرانے والے کو مشرک کہا جاتا ہے، شرک ایسا گناہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

سوال نمبر 2:- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: حدیث پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے، یا پھر خاموشی اختیار کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (ب) ہمسائے اور مہمان کے حقوق:

ہمسائے کے حقوق:

اسلام میں تمام انسانوں بلکہ حیوانات کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ہمسائے کے حقوق کے حوالے سے قرآن وسنت میں حقوق تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ہمسائے کے حقوق کے حوالے سے کثیر احادیث مبارکہ موجود ہیں، ان میں سے ایک جامع حدیث یہاں بیان کی جاتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہمسائے کا کیا حق ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: (۱) جب وہ تجھ سے مدد کا طالب ہو، تو اس کی مدد کر۔ (۲) اگر اسے قرض کی ضرورت ہو، تو اسے قرض فراہم کر۔ (۳) اگر وہ تنگدست ہو جائے، اس کی ضرورت پوری کر۔ (۴) اگر وہ بیمار ہو جائے، اس کی عیادت کر۔ (۵) اگر وہ مر جائے، تو اس کا جنازہ اٹھاؤ۔ (۶) اگر اسے خوشی حاصل ہو، تو اسے مبارک باد دو۔ (۷) اگر اسے کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے، تو اسے صبر کی تلقین کرو۔ (۸) اس کے مکان سے اپنا مکان اونچا نہ بناتا کہ اس کی ہوا روک دے۔ (۹) جب میوہ لیکر آؤ، تو اس کے گھر میں دو، ورنہ خفیہ لیکر آؤ۔ (۱۰) ہنڈیا کی خوشبو سے اپنے ہمسائے کو ایذاء نہ دو مگر یہ کہ شوربا اسے بھی بھیج دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہمسائے کا کیا حق ہے؟ بخدا کوئی بھی ہمسائے کے حقوق پورے نہیں کر سکتا مگر جس پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کی ہو۔

مہمان کے حقوق:

ہمسائے وغیرہ کے حقوق کی طرح اسلام نے مہمان کے حقوق پر بھی بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ مہمان کے حقوق کے حوالے سے چند ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

(۱) حضرت ابو شریح العدوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کی تکریم کرے اور اسے جائزہ دے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! جائزہ کیا ہے؟ فرمایا: ایک دن اور ایک رات اس کی خاطر مدارت کرے اور تین دن اس کی ضیافت کرے اور اس سے زیادہ دن اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

(۲) حضرت ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے اور جائزہ ایک دن ہے۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کے پاس اتنے دن قیام کرے کہ اسے گناہ میں مبتلا کرے، صحابہ کرام نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ اس کو گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اس کے پاس ایسی حالت میں قیام کرے کہ اس کے پاس مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ ہو۔

سوال نمبر 3:- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ حَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں کونسی چیزیں منع ہیں؟

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟

جواب: (الف) اعراب برحدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی، جب آپ نے احرام باندھا، اور جس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کو کھول دیا۔

جواب: (ب) حالت احرام میں ممنوع امور:

حالت احرام میں بہت سے امور حرام و ممنوع ہو جاتے ہیں، ان میں سے چند ایک مشہور درج ذیل ہیں:

(۱) عورت سے جماع کرنا، (۲) بوس و کنار کرنا، (۳) گلے لگانا، (۴) اس کی اندام نہانی پر نگاہ کرنا، (۵) حرکت فحش کا ارتکاب کرنا، (۶) کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا، (۷) جنگل کا شکار کرنا، (۸) کسی جانور کو ذبح کرنے کے لیے معاونت کرنا، (۹) اپنے یا غیر کا ناخن کاٹنا، (۱۰) اپنے جسم کے کسی حصہ سے بال جدا کرنا، (۱۱) اپنا منہ یا سر کسی کپڑے سے چھپانا، (۱۲) عمامہ زیب سر کرنا، (۱۳) برقع یا دستانے پہننا، (۱۴) سلا ہوا کپڑا پہننا، (۱۵) خوشبو لگانا، (۱۶) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبو وغیرہ سے دھونا، (۱۷) مہندی کا خضاب لگانا، (۱۸) گوند وغیرہ سے بال جمانا، (۱۹) جوں مارنا یا پھینکنا، (۲۰) کسی کا سر مونڈنا، (۲۱) زیتون یا تل کا تیل خواہ بے خوشبو ہو کا بالوں یا جسم پر لگانا وغیرہ۔

جواب: (ج) مرد اور عورت کے احرام میں فرق:

جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتے ہیں تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں، اس

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

لیے اس کو احرام کہتے ہیں۔ مجازاً ان سلی چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے، جن کو حالت احرام میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مرد کے احرام میں دو کپڑے (ان سلے) ہوتے ہیں جبکہ عورت کا احرام سکارف کی شکل میں ہوتا ہے۔

سوال نمبر 4: عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبير بن عبدالمطلب اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت انى امراء ة ثقيلة وانى اريد الحج فما تأمرنى قال اهلى بالحج واشترطى ان محلى حيث تحبسنى قال فادركت .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ حکم حضرت ضباعة کے لیے خاص ہے یا ہر بیمار عورت کے لیے ہے؟

(ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضرت ضباعة بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میں ایک مریض عورت ہوں جبکہ میں حج کا بھی ارادہ رکھتی ہوں، آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: تم حج کا احرام باندھ لو اور اس شرط کو عائد کر دو کہ میرے احرام کھول دینے کی جگہ وہی ہے، جس جگہ تو مجھے روک لے گا۔ فرمایا: اس نے حج کو پالیا۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کی وضاحت اور اس حکم کی نوعیت:

حضرت ضباعة رضی اللہ عنہا زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد ہمشیرہ، زبیر مسلمان نہ ہوئے تھے، ضباعہ صحابیہ ہیں، مہاجرات میں شمار ہوتی ہیں اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجۃ الوداع میں تم بھی ہمارے ساتھ حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہو، تو یہ واقعہ حجۃ الوداع کی تیاری کے وقت کا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: ابھی بیماری سے اٹھی ہوں، کمزور ہوں، اندیشہ ہے کہ سفر کی وجہ سے پھر مرض عود کر آئے، میں احرام کے بعد حج کے احکام مکمل نہ کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام باندھتے وقت تم یہ کہہ لینا کہ خدایا اگر میں بعد احرام اداء حج سے قاصر رہوں، علالت کا شکار ہو جاؤں، تو جہاں بھی بیمار ہوں گی وہاں ہی احرام کھول دوں گی۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ احصار مرض سے بھی ہو سکتا ہے، اس طرح یہ روایت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کہ احصار دشمن سے ہی نہیں ہوتا بلکہ مرض سے بھی ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

زبان سے یہ شرط عائد کرنا مستحب ہے، اگر شرط نہ بھی لگائی جائے، تب بھی مریض محرم احرام کھول سکتا ہے۔ بعض نے کہا: اس شرط عائد کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ مریض فوراً حج کر سکتا ہے۔ اگر شرط لگائے بغیر ایسا حادثہ پیش آیا، تو دوسرے حجاج کے ساتھ ہدی بھیجے گا اور ہدی حرم شریف میں ذبح ہو جانے کے بعد احرام کھولے گا۔

جواب: (ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ:

غیر مکی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ لے، پاکستان کے رہنے والے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں، اس لیے وہ اپنے گھر میں غسل کر کے احرام باندھ لیں اور ایئر پورٹ کے لاؤنج میں دو رکعت نوافل پڑھ کر عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لے، پھر یوں کہے: اے اللہ! میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں، اس کو میرے لیے آسان کر دے اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔ پھر راستہ میں بکثرت تلبیہ پڑھے اور تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔ پھر مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ ادا کرے یعنی بیت اللہ کا سات بار طواف کرے، اس طواف میں اضطباع کرے، پہلے تین چکروں میں رمل کرے، جب بھی حجر اسود کے سامنے سے گزرے تو اگر ممکن ہو تو اسے بوسہ دے، جب رکن یمانی کے پاس سے گزرے تو اس کو بھی چھو کر اس کی تعظیم کرے، اس کو بوسہ دینے کے بارے میں احناف کے دو قول ہیں: ایک قول ممانعت کا ہے اور ایک جواز کا ہے۔ اگر اس کی تعظیم نہ کر سکے تو پھر اس کے قائمقام ہاتھ سے اشارہ کرنا مشروع نہیں ہے۔ حجر اسود کی تعظیم کے ساتھ طواف ختم کرے، پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نوافل ادا کرے، اس کے بعد سعی کے سات چکر لگائے، سعی کوہ صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے، صفا پر چڑھ کر کعبہ شریف کی طرف منہ کرے اور یہ پڑھے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھے، پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے مروہ کی طرف روانہ ہو، راستہ میں دو سبز نشانوں کے درمیان سے دوڑتا ہوا گزرے، طواف اور سعی کے دوران اس کو جو دعائیں اور اذکار یاد ہوں ان کو خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتا رہے۔ صفا اور مروہ میں سعی مکمل کرنے کے بعد محرم سر کے بال کٹوا لے یا منڈوا لے۔ اب اس کا عمرہ مکمل ہو گیا اور وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا لیکن پھر بھی کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے اور فحش باتوں سے مکمل طور پر پرہیز کرے۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الثالثة: الجامع للترمذی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-(۱)عن انس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی أن یشرب الرجل قائما قیل الأکل قال ذاك أشد .

(۲)عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یشرب قائما وقاعدا .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر کھڑے ہو کر مشروب پینے کے حکم کی اچھی طرح وضاحت کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2:-عن عبدالله بن عمر أن النبی صلی الله علیه وسلم قال لایأکل أحدکم بشماله ولایشرب بشماله فإن الشیطن یأکل بشماله ویشرب بشماله .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے کے ذکر کی وضاحت کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) کھانا کھالینے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو حکمتیں بیان کریں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر 3:-عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الکافر یأکل فی سبعة امعاء والمؤمن یأکل فی معی واحد .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت "عمر" رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟ (۱۰=۲+۸)

(ب) حدیث مبارک میں "کافر" اور "مومن" کے کھانے کے بیان کی پانچ وجوہ بیان کریں؟ (۲۰=۵×۴)

سوال نمبر 4:-عن أنس بن مالك أن النبی صلی الله علیه وسلم قال إن الله لیرضی عن

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

العبد أن يأكل الأكلة أو يشرب الشربة فيحمده عليها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟ (۶+۲+۲=۱۰)

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟ (۲۰)

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر 1:-(۱)عن انس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی أن یشرب الرجل قائما فقیل الأكل قال ذاك أشد .

(۲)عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یشرب قائما وقاعدا .

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر کھڑے ہو کر مشروب پینے کے حکم کی اچھی طرح وضاحت کریں؟

جواب: (الف) دونوں احادیث کا ترجمہ:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی وغیرہ پیے، عرض کیا گیا: کھانے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ تو اس سے بھی زیادہ سخت حکم رکھتا ہے۔

(۲) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (پانی وغیرہ) نوش کرتے ہوئے ملاحظہ کیا ہے۔

جواب: (ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر مشروب پینے کا حکم:

دونوں روایات میں بظاہر تعارض ہے یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کھڑے ہو کر مشروب پینے کی ممانعت اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ دونوں روایات میں تطبیق کی کئی صورتیں ہیں:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(i) پہلی روایت حالت صحت پر اور دوسری روایت حالت مرض پر محمول ہے۔

(ii) پہلی روایت ممانعت پر محمول ہے اور دوسری مجبوری کی وجہ سے جواز پر محمول ہے۔

(iii) پہلی روایت عام مشروب پر محمول ہے اور دوسری روایت آب زمزم نوش کرنے پر محمول ہے۔

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

سوال نمبر 2:- عن عبداللہ بن عمر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لایأکل أحدکم بشمالہ ولایشرب بشمالہ فإن الشیطن یأکل بشمالہ ویشرب بشمالہ .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے کے ذکر کی وضاحت کریں؟

(ب) کھانا کھا لینے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو حکمتیں بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ اس سے پیے، کیونکہ شیطان بائیں سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کا مطلب:

جس طرح ہر کام دائیں ہاتھ سے کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی طرح کھانا کھانا اور پانی نوش کرنا بھی دائیں ہاتھ سے مسنون ہے۔ چونکہ شیطان اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے، وہ مخالفت میں ہر کام الٹا کرتا ہے، اس طرح اس کا کھانا پینا بھی بائیں ہاتھ سے ہوا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ وسنت اختیار کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں اور دائیں ہاتھ سے پانی نوش کریں بائیں ہاتھ کو اس مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہ کریں۔

جواب: (ب) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے میں دو حکمتیں:

(ا) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے سے فراغت حاصل کرے، تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کس انگلی میں برکت ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول کرتے، تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے، اور آپ نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کسی کا لقمہ (زمین پر) گر جائے، تو وہ اس کو لگنے والی چیز کو جھاڑے، پھر اسے کھالے، اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے، آپ نے برتن صاف کرنے کا حکم دیا، پھر آپ نے فرمایا: تمہیں نہیں علم کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔ پھر کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے اور برتن کو بھی خوب صاف کرلے۔

سوال نمبر 3:-عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکافر یأکل فی سبعة امعاء والمؤمن یأکل فی معی واحد .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت "عمر" رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟

(ب) حدیث مبارک میں "کافر" اور "مومن" کے کھانے کے بیان کی پانچ وجوہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام:

ترجمہ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر سات آنتوں کے اندر کھایا کرتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھایا کرتا ہے۔

ابن عمر کا نام: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے۔

جواب: (ب) حدیث مبارکہ میں بیان کردہ "کافر" اور "مومن" کے کھانے کی پانچ وجوہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر شخص مہمان ہوگیا، آپ نے اس کے لیے ایک بکری کے دودھ کو دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے دوہا گیا، اس نے تمام دودھ پی لیا، اس کے بعد دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، اسے دوہا گیا، تو اس نے اس کا بھی سارا دودھ پی لیا، اس کے بعد تیسری بکری کا دودھ دوہا گیا، تو وہ یہ دودھ بھی پی گیا حتیٰ کہ اس طرح وہ سات بکریوں کے دودھ کو پی گیا۔ پھر اس نے صبح کے وقت اسلام قبول کرلیا۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ دودھ دوہا گیا، تو وہ اس تمام دودھ کو نوش نہ کرسکا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک ہی آنت کے اندر پیا کرتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ نیز مسلمان اپنے ہاتھ دھوکر، بسم اللہ پڑھ کر، دسترخوان پر بیٹھ کر، اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھانا کھاتا ہے جبکہ کافر ان تمام امور کی مخالفت کرکے شیطان کا راستہ اختیار کرتا ہے۔

سوال نمبر 4:-عن أنس بن مالك أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إن اللہ لیرضی عن

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

العبد أن يأكل الأكلة أو يشرب الشربة فيحمده عليها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ الفاظ سے مراد:

ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتا ہے، جو رب تعالیٰ کا کوئی چیز کھانے یا پینے کے بعد شکر ادا کرے۔

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الأكلة: ہر کھائی جانے والی چیز، ہر ختم کی جانے والی چیز۔

الشربة: ہر پی جانے والی چیز۔

جواب: (ب) کھانے پینے کے اسلامی آداب:

(۱) کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے۔ فقط انگلیوں کو نہ دھوئے، اس سے سنت ادا نہ ہوگی، کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھو کر پونچھنا نہیں چاہیے اور کھانے کے بعد دھو کر رومال سے پونچھ لے۔

(۲) کھانے کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھے، اگر بھول جائے تو یاد آنے پر کہے: بسم الله اوله و آخره .

(۳) اونچی آواز میں بسم اللہ پڑھے تاکہ بھولا ہوا شخص بھی اسے پڑھ لے۔

(۴) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔

(۵) پانی کو تین سانس میں پیئے اور پانی میں سانس نہ لے۔

(۶) کھانا کھاتے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے، یا سرین پر بیٹھ جائے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے، اگر بھاری جسم یا بیمار ہونے کی وجہ سے پالتی مار کر بیٹھ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) کھانا کھاتے وقت بالکل چپ نہ رہے بلکہ اچھی باتیں کرتا رہے اور بے ہودہ باتوں سے اجتناب کرے۔

(۸) کھانا کھانے کی ابتداء نمک سے کرے اور نمک پر ہی ختم کرے، اس میں بہت سی بیماریوں کی شفاء ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۹) کسی کے ہاں دعوت پر جا کر بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

(۱۰) کھانا سامنے آئے تو اطمینان سے تناول کرنا چاہیے۔

(۱۱) کھانا کھاتے وقت کسی کے برتن پر نظر نہیں رکھنی چاہیے۔

(۱۲) کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے، پسند ہو تو کھا لینا چاہیے اور اگر ناپسند ہو، تو خاموشی سے چھوڑ دینا چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس طریقہ تھا کہ کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا بلکہ دسترخوان پر جو کھانا آپ کو مرغوب ہوتا، اسے تناول فرماتے اور جو ناپسند ہوتا اسے نہ کھاتے۔

بعض مردوں اور عورتوں کی عادت ہے کہ دعوت سے لوٹ کر صاحب خانہ پر طرح طرح کے طعنے مارا کرتے ہیں، کبھی کھانوں میں عیب نکالتے ہیں، کبھی منتظمین کو کوستے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں، لہٰذا ان بری باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے، اور صاحب خانہ کی دلجوئی کے لیے چند تعریفی کلمات کہہ کر ان کا حوصلہ بڑھا دینا چاہیے، ایسا کرنے سے صاحب خانہ کے دل میں آپ کا وقار بڑھ جائے گا۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الرابعة: السنن لأبی داؤد

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی بھی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-عن عبدالله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماحق امرئ مسلم له شيء يوصى فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "عندہ" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ اور "لیلتین" تاکید کے لیے ہے یا تحدید کے لیے؟ (۲+۲+۶=۱۰)

(ب) وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب اس میں جمہور اور اصحاب ظواہر کے مذاہب دلائل کے ساتھ تحریر کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2:-عن ابن عباس أن رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أمه توفيت أفينفعها أن تصدقت عنها قال نعم فإن لي مخرفا وإني أشهدك أني قد تصدقت به عنها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وحدیث سے دلائل لکھیں؟ (۲۰)

سوال نمبر 3:-عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أدركه وهو في ركب وهو يحلف بأبيه فقال إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله أويسكت .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟ (۵)

(ج) قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے، قسم شرعی توڑنے کا کفارہ بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4:-(ا) عن عبدالله بن عمر قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النذر ويقول إنه لايرد شيئا وإنما يستخرج به من البخيل .

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(۲)عن عائشة قالت من نذر أن يطيع الله فليطعه ومن نذر أن يعصي الله فلا يعصه .

(۳)عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانذر في معصية وكفارته كفارة يمين .

(الف) تینوں احادیث کریمہ کا ترجمہ کریں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

(ب) احادیث کریمہ میں نذر کی نہی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرح وضاحت کریں کہ ظاہری تعارض ختم ہو جائے؟ (۱۵=۵+۵+۵)

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داؤد

سوال نمبر 1: عن عبدالله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماحق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "عندہ" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ اور "لیلتین" تاکید کے لیے ہے یا تحدید کے لیے؟

(ب) وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب اس میں جمہور اور اصحاب ظواہر کے مذاہب دلائل کے ساتھ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث، "عندہ" کی ضمیر کا مرجع اور "لیلتین" کی حالت:

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو، جس کی وہ وصیت کرنا چاہتا ہو اور وہ اس کے لیے وصیت لکھے بغیر دو راتیں گزارے۔

"عندہ" ضمیر کا مرجع: اس ضمیر کا مرجع امرئ مسلم (یعنی مسلمان شخص) ہے۔

"لیلتین" کی حالت: اس روایت میں لفظ "لیلتین" کا استعمال ہوا ہے، جو تحدید کے لیے نہیں بلکہ تکمیل وصیت کی تاکید کے لیے ہے۔

جواب: (ب) وصیت کی شرعی حیثیت میں مذاہب آئمہ:

وصیت کے وجوب یا استحباب ہونے میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

۱- داؤد ظاہری اور دیگر اصحاب ظواہر کے نزدیک اگر میت کے پاس مال ہو تو وصیت کرنا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ارشاد ربانی ہے: كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ (تم پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنی موت کے وقت اپنے والدین اور رشتہ داروں کے حق میں اچھی وصیت کرو)

۲- جمہور آئمہ فقہ کے نزدیک وصیت کرنا مستحب عمل ہے، مگر اگر اس پر قرض یا دوسرے کا کوئی اور حق ہو، تو وصیت نہ کرنے کی صورت میں اس حق واجب کے فوت ہونے کا خوف ہو، تو اس صورت میں جمہور کے نزدیک بھی وصیت کرنا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا کسی وارث کو کوئی وصیت کا حق حاصل نہیں۔

جمہور کی طرف سے اصحاب ظواہر کی دلیل کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ آیت وصیت جس سے اصحاب ظواہر نے استدلال کیا ہے، وہ آیت آیت میراث سے منسوخ ہے۔

سوال نمبر 2:- عن ابن عباس أن رجلا قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أمه توفيت أفينفعها أن تصدقت عنها قال نعم فإن لي مخرما وإني أشهدك أني قد تصدقت به عنها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وحدیث سے دلائل لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بے شک ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کروں، تو کیا انہیں مفید ثابت ہوگا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں، عرض کیا: میرا ایک باغ ہے، میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ ان کی جانب سے صدقہ کر دیا۔

جواب: (ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وسنت سے دلائل:

قرآن کریم سے دلیل:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔“

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے ایصال ثواب و استغفار کا حکم فرمایا ہے۔ اس آیت سے یہ بھی مسئلہ ثابت ہو گیا کہ پچھلوں کو پہلوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ اس سے ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور ان کے مدارج بلند ہوتے ہیں۔

احادیث مبارکہ سے دلائل:

(i) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، مگر تین قسم کا عمل (اس سے منقطع نہیں ہوتا) (۱) صدقہ جاریہ، (۲) ایسا عمل جس سے لوگ فائدہ حاصل کر رہے ہوں اور (۳) نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔

(ii) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بے شک میری ماں کو اچانک موت آ گئی ہے اور اس کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی، اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو کیا ان کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

ایصال ثواب کی برکات:

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے، کھانا کھاتے وقت وہ اچانک رونے لگا، وجہ دریافت کرنے پر اس نے کہا: میری ماں کو جہنم کا حکم ہوا ہے اور فرشتے اسے لیے جا رہے ہیں، اس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہلا کلمہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اس کی ماں کو دل میں ایصال ثواب کر دیا۔ فوراً وہ لڑکا ہنسا، آپ نے اس کے ہنسنے کا سبب دریافت فرمایا، لڑکے نے جواب دیا: حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں: اس حدیث کی تصدیق مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے۔

سوال نمبر 3:- عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أدركه وهو في ركب وهو يحلف بأبيه فقال إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله أو ليكست .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟

(ج) قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے، قسم شرعی توڑنے کا کفارہ بیان کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے ملاقات ہوئی، اس حال میں کہ وہ سواروں کے معیت میں، وہ اپنے آباء کی قسم اٹھا رہے تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباء کی قسمیں اٹھانے سے منع کیا ہے، پس جو آدمی بھی قسم اٹھانا چاہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے، یا خاموشی اختیار کرے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت:

ادرکہ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ باب افعال۔ پانا، حاصل کرنا، ملنا۔

ینھاکم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَتَحَ یَفْتَحُ ۔ منع کرنا، روکنا۔

فلیحلف: صیغہ واحد مذکر فعل امر غائب معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔ قسم اٹھانا، حلف اٹھانا۔

لیسکت: صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب نَصَرَ یَنْصُرُ (فلیحلف اس کا عطف ہے) خاموشی اختیار کرنا۔

جواب: (ج) قسم کی اقسام اور شرعی قسم توڑنے کا کفارہ:

قسم کی اقسام: قسم کی مشہور تین اقسام ہیں:

۱۔ **یمین لغو:** لغو کے دو معانی ہیں: (i) بے فائدہ اور باطل کلام جس سے کوئی عقد نہ کیا جائے۔ (ii) فحش اور بے ہودہ کلام جو گناہ کا سبب بنے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وہ جنت میں کوئی فضول اور گناہ کی بات نہیں کریں گے بجز سلام کے۔

فضول اور بات بات پر قسم اٹھانے کو بھی یمین لغو کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی گرفت نہیں ہوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے: اس سے مراد ہے کہ کوئی شخص یوں کہے: خدا کی قسم! ہاں خدا کی قسم اور جو بات زبان پر بلا قصد آجائے، تو اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔

۲۔ **یمین منعقدہ:** زمانہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے کے لیے قسم اٹھانا، یہ یمین منعقدہ ہوگی۔ یہ یمین شرعی ہوگی، جس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس قسم کو توڑنے کی وجہ سے کفارہ لازم آئے گا۔ یہ قسم ہر لحاظ سے منعقد ہو جاتی ہے خواہ کسی خیر کے معاملہ میں ہو یا معصیت کے بارے میں۔ اگر معصیت کے بارے میں ہو، تو اسے پورا نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گناہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کرنے سے منع کیا ہے، مگر اس کا کفارہ ادا کردے۔

۳- یمین غموس: زمانہ ماضی یا حال کے کسی واقعہ کے بارے میں جھوٹی قسم اٹھانا، یمین غموس کہلاتی ہے۔ اس کا مرتکب جھوٹ کی وجہ سے گناہگار ہوگا اور عذاب کا حقدار ہوگا۔ یہ گناہ کبیرہ کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے توبہ ضروری ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ مؤقف ہے۔ ان کی دلیل دو روایات ہیں:

۱- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قسم اٹھائی اور وہ اس میں جھوٹا تھا تاکہ وہ کسی مسلمان شخص کے مال کو حاصل کرے، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردے گا اور اسے دوزخ میں داخل کردے گا۔

۲- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم اٹھا کر کوئی فیصلہ کروایا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

شرعی قسم توڑنے کا کفارہ:

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ کفارہ قسم میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا انہیں کپڑے پہنانا اور یا غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر ان میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہو، وہ تین دن کے روزے رکھے۔ فقہاء احناف کے نزدیک کھانا کھلانے سے مراد یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا پیش کردیا جائے اور ان کو کھانے کی اجازت دی جائے، اس کو اصطلاح میں اباحت کہا جاتا ہے، اس سے مراد ان کو اس کھانے کا مالک بنانا نہیں ہے۔ باقی فقہاء کے نزدیک اس طعام کا مالک بنانا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر مسکین کو ایک کلوگرام گندم دی جائے، یا ان کی قیمت دی جائے، تو جائز ہے۔

سوال نمبر 4:- (۱) عن عبداللہ بن عمر قال أخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن النذر ویقول إنه لایرد شیئا وإنما یستخرج به من البخیل .

(۲) عن عائشة قالت من نذر أن یطیع اللہ فلیطعه ومن نذر أن یعصی اللہ فلا یعصه .

(۳) عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لانذر فی معصیة وکفارته کفارة یمین .

(الف) تینوں احادیث کریمہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) احادیث کریمہ میں نذر کی نہی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرح وضاحت کریں کہ ظاہری تعارض ختم ہوجائے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) احادیث ثلاثہ کا ترجمہ:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نذر سے منع فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: نذر کسی چیز کو نہیں ٹالتی، مگر بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔ جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کرے گا، تو وہ اسے پورا نہ کرے۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ معصیت میں کوئی نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی مثل ہے۔

جواب: (ب) احادیث مبارکہ میں نذر کی نفی، نذر کی نہی، نذر کے جواز اور کفارہ کے حوالے سے تعارض کا ارتفاع:

حضرت مسدد بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر کسی چیز کو رد نہیں کرتی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا، اسے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی، جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی، اور حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس لونڈی سے بکریاں چرانے کا معاہدہ کیا ہوا تھا، لونڈی نے معاہدہ نبھایا حتیٰ کہ بکریاں خوب موٹی تازی ہوگئیں، ایک دن لونڈی کچھ بکریوں کے ساتھ مشغول ہوگئی کہ ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری اچک کر لے گیا اور اسے مار دیا۔ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آئے اور ایک بکری کو مفقود پایا۔ بکریاں چرانے والی نے ان کو اس بکری کی بابت خبر دی، تو انہوں نے اس لونڈی کو طمانچہ رسید کیا، پھر خود ہی اس پر نادم ہوئے۔ آپ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر ناگوار گزرا، اور فرمایا: تو نے ایک مومنہ کے چہرے پر مارا؟ عرض کیا: اس کالی کو ایمان کا کوئی علم نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو بلا بھیجا، جب وہ آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمانوں میں۔ پھر فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مومنہ ہے، اس کو آزاد کردو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کردیا۔

یاد رہے! اللہ تعالیٰ مکان و زمان اور تمام جہانوں کے حوادث سے منزہ ہے۔ آسمان کی طرف اس طرح

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نسبت کی گئی جس طرح خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان روایات ثلاثہ کا خلاصہ یہ ہے کہ امور خیر کے بارے میں نذر مانی جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ امور معصیت کے حوالے سے نذر نہ مانی جائے، اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، تاہم معصیت کی نذر ماننے کی صورت میں اسے پورا نہ کیا جائے، بلکہ اس کا کفارہ ادا کر دیا جائے۔ اس کا کفارہ، کفارہ یمین ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا، یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا انہیں کپڑے فراہم کرنا اور یا تین روزے رکھنا۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة الخامسة: سنن النسائی وابن ماجة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول..... سنن النسائی

سوال نمبر 1:-عن سعد بن أبی وقاص قال لقد ردّ رسول الله صلی الله علیه وسلم علی عثمان التبتل ولو أذن له لاختصینا۔

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز اعراب لگائیں؟ (۱۵=۷+۸)

(ب) "التبتل" کے لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں نیز بتائیں کہ "عثمان" کے والد کا نام کیا ہے؟ جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔ (۱۰=۴+۶)

سوال نمبر 2:-عن أبی هريرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ثلثة حق علی الله عزوجل عونهم المكاتب الذی يريد الأداء والناكح الذی يريد العفاف والمجاهد فی سبيل الله۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ خط کشیدہ لفظ سے کیا مراد ہے؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) "حق علی الله" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:-عن علقمة أن عثمان قال لابن مسعود هل لك فی فتاة أزوّجكها فدعا عبدالله علقمة فحدثه أن النبی صلی الله علیه وسلم قال من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإن أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فليصم فإنه له وجاء۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) کیا حدیث میں دونوں جگہ امر وجوب کے لیے ہے؟ اپنا مؤقف بیان کریں؟ (۱۰)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حصہ دوم.....سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:-عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں نیز ترجمہ کریں؟ (۱۵=۷+۸)

(ب) قرآن پاک کی تعلیم وتعلم میں مشغول افراد کو افضل قرار دینے کی وجہ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5:-عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من علم علما فله أجر من عمل به لا ينقص من أجر العامل .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) طلب علم کی فضیلت میں کوئی سی تین حدیثوں کا اردو ترجمہ لکھیں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

سوال نمبر 6:-عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مامن رجل يحفظ علما فيكتمه إلا أتى به يوم القيمة ملجما بلجام من النار .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) علم چھپانے پر وعید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے نقصانات اور چھپانے کی خواہش پر آنے والے وسوسوں کو تحریر کریں؟ (۱۵)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی وابن ماجہ

حصہ اول.....سنن النسائی

سوال نمبر 1:-عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا .

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز اعراب لگائیں؟

(ب) "التبتل" کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ لکھیں نیز بتائیں کہ "عثمان" کے والد کا نام کیا ہے؟ جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) اعراب برحدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ترک نکاح کی اجازت نہ دی، اگر آپ انہیں اجازت دیتے، تو ہم خصی ہو جاتے۔

جواب: (ب) "التبتّل" کے لغوی و اصطلاحی معانی اور "حضرت عثمان رضی اللہ عنہ" کے والد کا نام:

لفظ "التبتّل" کا لغوی معنیٰ ہے: الگ ہونا، جدا ہونا، کٹ جانا۔ اس کا اصطلاحی معنیٰ ہے: ترک نکاح، نکاح میں رغبت نہ کرنا۔

یہ آیت ترک نکاح پر دلالت کرتی ہے جبکہ تبتل سے مراد ہے: ترک نکاح سے روکتی ہے۔ اس آیت کے مطابق نکاح کرنا سنت انبیاء ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نکاح کرو، میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر کثرت دکھانے والا ہوں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نکاح کیا، اس نے اپنا نصف دین محفوظ کر لیا، پس باقی نصف کے بارے میں اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح زنا سے بچاتا ہے اور پاکدامنی ان خصلتوں میں سے ایک ہے، جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی ضمانت دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کو دو شر سے محفوظ رکھا، وہ جنت میں داخل ہو گیا:

(i) جو دو جبڑوں کے درمیان (زبان) ہے۔ (ii) جو دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مذکور کے والد کا نام:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا نام "مظعون" تھا، جو جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال نمبر 2: -عن أبی هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ثلثة حق على الله عزوجل عونهم المكاتب الذى يريد الأداء والناكح الذى يريد العفاف والمجاهد فى سبيل الله .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ خط کشیدہ لفظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) "حق علی اللہ" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ لفظ کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں، جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہے: (i) وہ مکاتب (غلام) جس کا ارادہ ادائیگی کرنے کا ہو۔ (ii) گناہ سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا اور وہ پاکدامنی کو پسند کرے۔ (iii) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

خط کشیدہ سے مراد: خط کشیدہ لفظ "العفاف" ہے، اس سے مراد وہ پاک دامن شخص ہے، جو جھوٹ سے احتراز کرنے والا ہو، گناہوں سے دور رہنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی سے بچنے والا ہو۔

جواب: (ب) "حق علی اللہ" کی وضاحت:

"حق علی اللہ" کی تفصیل درج ذیل ہے:

حضرت حاکم بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عزت و منصب اور اہل ثروت عورت میسر آ رہی ہے، مگر اس کے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوتا، تو کیا میں اس سے نکاح کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا، وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا، اس بار بھی عرض گزار ہوا، تو آپ نے پھر اسے منع کر دیا اور تیسری بار حاضر ہو کر عرض کرنے پر آپ نے فرمایا: تم ایسی عورت سے نکاح کرو، جو محبت کرنے والی اور بچے پیدا کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: ایک جہاد سے فراغت پر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں واپس آ رہا تھا، میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا (تو میں نے پیدل سفر شروع کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہوئے اور مجھے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: میرا اونٹ تھک گیا اور سست ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گیا ہوں، آپ میری بات سن کر اپنی سواری سے نیچے اترے، لاٹھی کے ساتھ میرے اونٹ کو ہانکنے لگے، پھر آپ نے مجھے فرمایا: اب تم سوار ہو جاؤ، تو میں اس پر سوار ہوا، اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے پر اسے روکنا پڑ جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا آپ نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، آپ نے دریافت کیا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے، آپ نے فرمایا: کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی؟ میں نے جواب میں عرض کیا: میری بہنیں زیادہ ہیں (والدہ کا انتقال ہو گیا ہے) لہٰذا میں نے سوچا کہ ایسی خاتون سے نکاح کروں جو ان کو باہم جوڑے رکھے، ان کی کنگھی کرے اور ان پر پوری

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

پوری نگرانی کرے۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا! اب تم گھر پہنچنے والے ہو، وہاں خوب مزے اڑانا۔ پھر فرمایا: کیا آپ اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ نے ایک اوقیہ چاندی کے عوض وہ مجھ سے خرید لیا۔ مجھ سے پہلے آپ مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے، میں آئندہ دن صبح کے وقت پہنچا' پھر ہم مسجد آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کے دروازے کے پاس ملاقات ہوئی، آپ نے مجھ سے دریافت کیا: ابھی پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا اونٹ چھوڑ دو، مسجد میں داخل ہو جاؤ اور دو رکعت (نوافل) ادا کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چاندی تولی، تو جھکتی ہوئی تول کر دی۔ اب میں چاندی لیکر چل پڑا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابر کو میرے پاس لاؤ، میں نے خیال کیا شاید اب میرا اونٹ مجھے واپس ہوگا اور یہ واپسی میرے لیے سخت ناگوار تھی، چنانچہ جب میں آپ کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اپنا اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی رکھو۔

سوال نمبر 3:- عن علقمة أن عثمان قال لابن مسعود هل لك فی فتاة أزوّجكها فدعا عبدالله علقمة فحدثه أن النبی صلی الله علیه وسلم قال من استطاع منكم الباء ة فليتزوج فإن أغض للبصر وأحصن للفرج ومن لم يستطع فليصم فإنه له وجاء ۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ لفظ کی تشریح کریں؟

(ب) کیا حدیث میں دونوں جگہ امر وجوب کے لیے ہے؟ اپنا مؤقف بیان کریں۔

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ کی وضاحت:

ترجمہ حدیث: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تمہیں کسی نوجوان خاتون سے نکاح کی خواہش ہے، تو میں تمہارا نکاح کروا دیتا ہوں؟ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور انہیں حدیث بیان فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کو استطاعت ہو، تو اسے چاہیے کہ نکاح کرے، اس لیے نکاح نظر کو جھکا دیتا ہے اور فرج کی اچھی طرح سے حفاظت کا سبب ہے۔ اگر نکاح کی استطاعت نہ رکھے، تو پھر اسے چاہیے کہ روزہ رکھ لے، اس لیے کہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

شرعی طور پر دو قسم کی عورتوں سے اپنی خواہش کو پورا کرنا جائز ہے:

(i) زوجہ اور (ii) کنیز شرعی۔ قرآن کریم میں ہے کہ مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

فی زمانہ کثیر شرعی میسر نہ ہونے کی بنا پر صرف زوجہ سے ہی مطلوبہ مقصد حاصل کرنا ممکن ہے۔ اس طریقہ کی جانب متوجہ کرنے کے لیے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مقامات پر ترغیبی کلام کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے، پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔ لہٰذا نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بنا پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا، جو طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھا کرے، کیونکہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نگاہوں کو زیادہ جھکانے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، جو نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا، تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے شہوت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

جواب (ب) دونوں جگہ امر کی حیثیت:

یاد رہے کہ نکاح ہمیشہ سنت نہیں بلکہ کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات حرام بھی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اگر اس بات کا یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں زنا میں مبتلا ہو جائے گا، تو نکاح کرنا فرض ہے۔ ایسی صورت میں نکاح نہ کرنے پر گناہگار ہوگا۔

اگر مہر اور نان ونفقہ فراہم کرنے پر قدرت ہو اور غلبہ شہوت کے سبب زنا، یا بدنگاہی، یا مشت زنی کے مرتکب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں نکاح واجب ہوگا، اگر نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

اگر مہر، نان ونفقہ اور ازدواجی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور شہوت کا زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ ایسی حالت میں نکاح نہ کرنے پر اڑے رہنا گناہ ہے۔ اگر حرام سے بچنا یا اتباع سنت یا اولاد کا حصول پیش نظر ہو تو ثواب بھی پائے گا۔ اگر محض حصول لذت یا قضاء شہوت مقصود ہو تو ثواب نہیں ملے گا، نکاح بہرحال منعقد ہو جائے گا۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا، تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا، تو اس صورت میں نکاح کرنا حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لیے روزے رکھنے کی ترکیب بنائے۔

یاد رہے کہ مرد پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ سے قضاء شہوت کرنے میں بھی شریعت کی قائم کردہ حدود کی پاسداری کرے۔ لہٰذا اگر اس نے شرعی حدود کو قائم نہ رکھا تو وہ گناہگار ہوگا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حصہ دوم..... سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں نیز ترجمہ کریں؟

(ب) قرآن پاک کی تعلیم وتعلم میں مشغول افراد کو افضل قرار دینے کی وجہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور اسے سکھائے۔

جواب: (ب) سلسلہ تعلیم وتعلم جاری رکھنے والے لوگوں کو افضل قرار دینے کی وجہ:

قرآن سیکھنے سکھانے میں بہت وسعت ہے بچوں کو قرآن کے ہجے روزانہ سکھانا، قاریوں کا تجوید سکھنا سکھانا، علماء کرام کا قرآنی احکام بذریعہ حدیث وفقہ سیکھنا سکھانا، صوفیائے کرام کا اسرار ورموز قرآن بسلسلہ طریقت سکھانا سب قرآن کی تعلیم ہے۔ صرف الفاظ قرآن کی تعلیم نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اسے پڑھا کرو، کیونکہ جو قرآن سیکھے اور اس کی قرأت کرے اور اس پر عمل کرے، اس کی مثال اس چھلکے کی سی ہے جس میں مشک بھرا ہو، جس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو۔ جو اسے سیکھے پھر سویا رہے۔ تو اس کی مثال اس طرح کہ اس سینے میں قرآن ہو اور وہ اس تھیلے کی طرح ہے، جو مشک پر سر بند کر دیا گیا ہو۔

۱- ظاہر یہ ہے کہ قرآن سیکھنے سے مراد عام ہے۔ جس میں قرآن کے الفاظ، معنی، احکام سیکھنا سب ہی شامل ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں: حفظ قرآن فرض کفایہ ہے۔ مختلف بستیوں میں اتنے حافظ قرآن ضرور ہوں، جن سے قرآن کا تواتر قائم رہے اور بے دین قرآن میں تبدیلی نہ کر سکیں۔ لہٰذا حفظ قرآن چھوڑ دیں، تو سب گنہگار ہیں اور اگر اتنے لوگ حفظ کر لیں تو سب کا فرض ادا ہو گیا۔ علم قرآن کا بھی یہی حال ہے۔ بقدر جواز نماز، قرآن حفظ کرنا فرض عین ہے جیسے بقدر ضرورت مسائل یاد کرنا، سیکھنا فرض عین ہے اور پورا علم دین فرض کفایہ۔

۲- قرآن شریف یاد کرنے اور سیکھنے کے بعد اس کا دوہرانا چھوڑ دینا اور اپنے حافظہ پر اعتماد نہ ہونا، یا بہت جلد ذہن سے اتر جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ قرآن کریم یعنی بقدر جواز تجوید کا سیکھنا فرض عین ہے اور پورا

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

قاری بننا فرض کفایہ ہے۔ اس لیے عرس، ختم شریف، میلاد اور گیارہویں شریف وغیرہ میں قرآنی رکوع، پنج سورہ پڑھتے ہیں تاکہ لوگوں میں قرأت کا پرچار رہے۔ یہ چیزیں خصوصاً نماز تراویح کی نماز بقائے قرآن کا بڑا ذریعہ ہے۔

لہٰذا ایسے عالم کا سینہ گویا تھیلا ہے اور اس میں قرآن کریم گویا تھیلے میں بھرا ہوا مشک ہے۔ اس قاری کا تلاوت کرنا اس مشک کی مہک ہے، جس سے سننے والے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو قرآنی علم کی اشاعت کر جائے، اس کی مہک سے قیامت تک کے مسلمان فائدہ اٹھاتے ہیں۔ رب تعالیٰ خدمت قرآن کی توفیق بخشے۔ جس نے قرآن پاک سیکھ کر اس کی تلاوت نہ کی، تو اگرچہ اس کی مثال اس بند تھیلے کی مانند ہے اگرچہ اس میں مشک تو ہے اور اس مشک کی وجہ سے تھیلا قیمتی بھی ہے، مگر لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور نہ خود اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، کسی پنجابی شاعر نے کیا اچھا کہا:

؎ علم ودھیرا پڑھ لیا عمل نہ کیتے نیک
آئی گھٹا اتر گئی، بوند پئی نہ ایک
احمد یار احمق ہوئیوں علم ودھیرا پڑھ کے
پڑھے لکھے تے مان نہ کریو پھٹ جاندا دودھ کڑھ کے

سوال نمبر5:-عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من علم علما فله أجر من عمل به لا ينقص من أجر العامل .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) طلب علم کی فضیلت میں کوئی سی تین حدیثوں کا اُردو ترجمہ لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا، تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور عمل پیرا ہونے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

جواب: (ب) فضیلت علم پر مشتمل تین احادیث کا ترجمہ:

۱-حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس علم کے طالب لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحباً مرحباً کہنا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھانا۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حکم سے دریافت کیا: "اقنوهم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: علم سکھانا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

۲-حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے، تو ان کا گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا، اس پر انہوں نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حتیٰ کہ آپ کا گھر بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کروٹ کے بل استراحت فرما تھے، جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا، تو اپنے قدمین شریفین کو سمیٹ لیا اور فرمایا: میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے، تو تم انہیں مبارک باد دینا اور انہیں علم سکھانا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا، جو نہ تو ہمیں مرحبا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، ماسوا اس کے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں، تو وہ لاپرواہی اختیار کرتے ہیں۔

۳-اطلبوا العلم ولو بالصين یعنی تم علم دین حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

سوال نمبر 6:-عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مامن رجل يحفظ علما فيكتمه الا أتي به يوم القيمة ملجما بلجام من النار .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) علم چھپانے پر وعید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے نقصانات اور چھپانے کی خواہش پر آنے والے وسوسوں کو تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی، جس کا اسے علم تھا، پھر اس نے اسے چھپالیا، تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

جواب: (ب) کتمان علم، اس کے نقصانات اور اس حوالے سے پیش آنے والے وسوسات:

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کے کچھ لوگوں کی تعریف کی پھر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھاتے نہ سکھاتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی برائی سے منع کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! چاہیے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے۔ اسی طرح دوسری قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، نصیحت حاصل کرے، ورنہ جلد ہی انہیں ان کا انجام بھگتنا پڑے گا۔ پھر آپ منبر سے نیچے آئے، تو

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صحابہ کرام نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کون لوگ مراد لیے ہیں؟ تو دوسرے لوگوں نے بتایا: ان سے مراد اشعری قبیلہ کے لوگ ہیں، کیونکہ وہ فقہاء کی قوم ہے اور ان کے پڑوسی جفا کار اعرابی ہیں۔

جب یہ بات اشعریوں تک پہنچی، تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایک قوم کی بھلائی اور ایک کی برائی کا ذکر کیا ہے، ہم ان دونوں گروہوں میں سے کس میں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ایک قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے اور انہیں نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔ اسی طرح دوسری جماعت کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، سمجھے، ان سے نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد دنیا میں اس کا انجام بھگتیں گے۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا: یارسول اللہ! ہم دوسرے لوگوں کو نصیحت کریں، تو آپ نے یہی بات دہرائی، انہوں نے پھر یہی عرض کیا: کیا ہم دوسروں کو نصیحت کریں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ انہوں نے پھر عرض کیا: آپ ہمیں ایک سال کی مہلت عنایت فرمائیں؟ آپ نے انہیں ایک سال کی مہلت عطا کر دی، تاکہ یہ لوگوں کو دین سکھائیں اور نصیحت حاصل کریں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا، بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر، یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانی اور سرکشی کا۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

کوئی سے تین سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

سوال نمبر1:-عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر رضی الله عنهما فلم يكن يرفع يديه إلا في التكبيرة الأولى من الصلوٰة .

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ii) رفع یدین کے بارے احناف کا موقف اور نظر طحاوی لکھیں؟ ۱۴

سوال نمبر2:-عن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله يُوتر بتسع فلما بلغ سنا وثقل أوتر بسبع .

(i) ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ii) رکعاتِ وتر کی تعداد میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟ ۱۴

(iii) اس بارے نظر طحاوی کیا ہے وضاحت کریں؟ ۸

سوال نمبر3:-عن ابن عمر رضی الله عنهما أنه طلق امرأته وهي حائض فسأل عمر رضی الله عنه النبی صلی الله عليه وسلم فقال مره فليراجعها ثم ليطلقها وهي طاهر أ وحامل .

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل بیان کریں، آیا یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ ۱۳

سوال نمبر4:-عن طاؤس أن أبا الصهباء قال لابن عباس رضی الله عنهما أتعلم أن الثلاث كانت تجعل واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبی بكر رضی الله عنه وثلاثا من امارة عمر رضی الله عنه قال ابن عباس رضی الله عنهما نعم .

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) ائمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع یا عدم وقوع کے بارے میں کیا موقف ہے؟

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(iii) حدیث مذکور کس کی مؤید ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟ ۱۰

(iv) نظر طحاوی کی روشنی میں احناف کا نقطہ نظر واضح کریں؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الآثار

سوال نمبر 1:- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ ۔

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ii) رفع یدین کے بارے احناف کا مؤقف اور نظر طحاوی لکھیں؟

جواب: (i) اعراب برعبارت اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، تو وہ صرف پہلی تکبیر کے وقت نماز میں رفع یدین کرتے تھے۔

(ii) رفع یدین کے حوالے سے احناف کا موقف اور نظر طحاوی:

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرمایا کرتے تھے، جس طرح اس روایت میں ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اس لیے کہ اس حدیث کا مدار حضرت حسن بن عیاش رضی اللہ عنہ پر ہے، مگر وہ ثقہ بھی ہیں اور حجت بھی۔ جس طرح یحییٰ بن معین اور دیگر نے یہ بات بیان کی ہے، آپ کا پھر کیا خیال ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ بات چھپی رہ گئی ہوگی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے یا نہیں؟ دیگر کو یہ بات معلوم ہوگی، پھر یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رفقاء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسا عمل بجالاتے ہوئے دیکھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے خلاف تھا اور وہ اس پر انکاری بھی نہیں ہوئے۔ امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں یہ بات ممکن نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یوں کرنا اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو اس طرح بجالانے دینا، یہ اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہی وہ حق ہے کہ جس کی مخالفت کرنا کسی بھی آدمی کے لیے مناسب نہیں ہے۔ پھر اگر

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نظر وفکر کے لحاظ سے اس پر توجہ دیں کہ اس بات پر تو سب کا اجماع ہے کہ شروع کی تکبیر میں رفع یدین پایا جاتا ہے، پھر دونوں سجود کے مابین جو تکبیر ہے، اس میں رفع یدین نہیں ہے؟ اٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا: اس کا حکم صرف شروع والی تکبیر جیسا ہے، جس طرح اس کے اندر ہاتھ بلند کیا کرتے ہیں، یونہی ان کے اندر بھی ہاتھوں کو بلند کریں گے۔ بعض دوسروں نے کہا: ان کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر تو وہ حکم نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر فرضی طور پر مان لیں کہ اس کو چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی جبکہ وہ دونوں نماز کے سنن سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت وہ نماز کی سنتوں میں سے ہے، جس طرح اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان سے تعلق نہیں رکھتی، اس لیے کہ فرض مان لیں کہ اگر اس کو ترک کردے، تو نماز ٹوٹے گی نہیں۔ یہ دونوں تکبیریں نماز کی سنتوں سے تعلق رکھتی ہیں، تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے، جس طرح کہ دونوں سجدوں کے مابین تکبیر کا جو حکم ہے، تو وہی حکم ان کا بھی ہے۔ لہٰذا دونوں کے اندر رفع یدین نہیں ہوگا' اس بارے میں نظر وفکر کا یہی تقاضا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ اسی بات کے قائل ہیں۔

ابوبکر بن عیاش کا بیان ہے کہ میں نے کسی بھی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا۔

سوال نمبر 2:- عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ یُوتر بتسع فلما بلغ سنا وثقل أوتر بسبع .

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) رکعاتِ وتر کی تعداد میں اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

(iii) اس بارے نظر طحاوی کیا ہے وضاحت کریں؟

جواب: (i) ترجمہ عبارت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت کے ساتھ وتر بنایا کرتے تھے، جس وقت بڑھاپے کے آثار نمایاں ہوگئے اور جسم مبارک بھاری سا ہوگیا، تو سات رکعت کے ساتھ وتر بنانے لگ گئے تھے۔

(ii) تعداد رکعات وتر میں مذاہب آئمہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ○، دوسری میں ''سورہ الکٰفِرُوْن'' اور تیسری رکعت میں ''سورۃ الاخلاص'' کی تلاوت فرماتے تھے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا کرتے اور کچھ حصہ چار زانوں پڑھتے تھے۔

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے، تو گھٹنوں کے بل اس کی طرف بڑھنے اور سونے سے پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے اور ان میں ''سورہ زلزال'' اور ''سورہ التکاثر'' پڑھتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ ''سورہ التکاثر'' کی جگہ ''سورہ الکافرون'' پڑھتے تھے۔

وتر موصولاً یعنی ایک سلام کے ساتھ اور مفصولاً یعنی دو سلام کے ساتھ بھی جائز ہے۔

احناف کے نزدیک وتر:

نماز وتر واجب ہے اور نماز وتر تین رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے اور نہ سلام پھیرے جیسے نماز مغرب میں کرتے ہیں۔ اگر قعدہ اولیٰ بھول گیا، تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ ملانا واجب ہے۔

نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک، تین، پانچ اور اسی طرح گیارہ رکعت سے وتر بناتے تھے۔

تین رکعت والی روایت مضطرب ہے۔

ایک غیر معروف روایت میں سترہ (۱۷) رکعت وتر کا ذکر ہے۔

تمام رکعتیں جنہیں ہم نے وتر کا نام دیا ہے، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی نماز یعنی تہجد تھی۔

سوال نمبر 3:- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّہٗ طَلَّقَ امْرَأَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا ثُمَّ لِیُطَلِّقْھَا وَھِیَ طَاھِرٌ أَوْ حَامِلٌ۔

(i) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل بیان کریں، آیا یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب: (i) اعراب برحدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالی، پس اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جواب میں فرمایا: آپ انہیں حکم دیں کہ وہ رجوع کریں، پھر طہر یا حمل کی حالت میں اسے طلاق دے۔

(ii) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم مع الدلائل:

ابن ابی حاتم سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، وہ اپنے میکے چلی گئیں، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا: آپ ان سے رجوع کر لیں، وہ بکثرت روزے رکھنے والی اور زیادہ نماز ادا کرنے والی ہیں۔ یہ یہاں (دنیا میں) بھی آپ کی بیوی ہیں اور جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہوں گی۔

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا، پھر فرمایا: اب اسے چاہیے کہ رجوع کرے، پھر حیض سے پاک ہونے تک روکے رکھے، پھر دوسرا حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائیں، تو پھر اگر چاہے تو طلاق دے یعنی حالت طہارت میں بات چیت کرنے سے پہلے، یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔

حضرت عبدالرحمن بن ایمن رضی اللہ عنہ، جو عزہ کے مولیٰ ہیں، حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے سنتے ہوئے یہ سوال کیا: اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہو؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: سنو! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں طلاق دے دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: وہ طلاق سے رجوع کرے، چنانچہ ابن عمر نے رجوع کر لیا، پھر آپ نے فرمایا: حیض سے پاک ہو جانے کے بعد اسے اختیار ہوگا، خواہ وہ طلاق دے، خواہ اسے بسا لے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

الحاصل شوہر اپنی بیوی کو جب بھی طلاق دے گا، وہ واقع ہو جائے گی خواہ وہ حالت حیض میں ہو، یا طہر میں ہو، یا نفاس میں ہو، یا حمل میں ہو۔ تاہم حالت حیض میں طلاق دینا خلاف سنت ہے، مسنون طریقہ طلاق حالت طہر میں اور وقفہ سے یعنی ہر مہینہ میں ایک طلاق دینا ہے۔

سوال نمبر 4: عن طاؤس أن أبا الصهباء قال لابن عباس رضی الله عنهما أتعلم أن الثلاث كانت تجعل واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر رضي الله عنه وثلاثا من أمارة عمر رضي الله عنه قال ابن عباس رضي الله عنهما نعم .

(i) ترجمہ کریں؟

(ii) ائمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع یا عدم وقوع کے بارے میں کیا موقف ہے؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(iii) حدیث مذکور کس کی مؤید ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟

(iv) نظر طحاوی کی روشنی میں احناف کا نقطہ نظر واضح کریں؟

جواب: (i) ترجمہ حدیث:

طاؤس اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابوصہباء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کیا آپ کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا، یونہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے پہلے تین سالوں میں معاملہ تھا؟ تو اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں!

(ii) تین طلاقوں کے وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا موقف:

بیک وقت تین طلاقیں دینے سے ان کے وقوع یا عدم وقوع کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا متفقہ موقف یہ ہے کہ اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ چنانچہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

ایک بار تین طلاق دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ اجماع مذاہب اربع تین طلاقیں مغلظہ ہو جاتی ہیں۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ آئمہ متبوعین سے کوئی امام اس باب میں اصلاً ہوا اور عورت اس کے نکاح سے ایسی خارج ہوئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، اگر یونہی رجوع کر لیا جائے بلا حلالہ نکاح جدید باہم کر لیا، تو دونوں مبتلائے حرامکاری ہوں گے اور عمر بھر حرام کاری کریں گے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا یعنی ''جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے راستہ بنا دیتا ہے۔''

اس نے تقویٰ نہ کیا بلکہ خلاف خدا و رسول تین طلاقیں لگاتار دینے کا مرتکب ہوا، اللہ عزوجل نے اس کے لیے مخرج نہ رکھا، اب حلالہ کے سخت تازیانے سے اسے ہرگز مفر نہیں، یہاں تک کہ آئمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے، تو وہ حکم باطل و مردود ہے۔

جمہور صحابہ، تابعین اور ان کے بعد والے مسلمانوں کے آئمہ کرام کا مسلک ہے بیک لفظ تین طلاقیں تین ہوں گی۔ امام مجاہد سے سنن ابوداؤد میں مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، تو ایک شخص آیا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش رہے، تو میں نے خیال کیا کہ شاید ابن عباس سائل کو بیوی واپس کر دیں گے، تو کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے بعض لوگ بیوی کو طلاق دیتے ہوئے حماقت سے کام لیتے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ہیں، اے ابن عباس کہتے ہیں، تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی سبیل پیدا فرما دیتا ہے، جبکہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے لاتعلق ہو چکی ہے۔

(iii) حدیث مذکور کن کی مؤید اور اس کا جواب:

حدیث مذکور ان لوگوں کی مؤید ہے، جن کے نزدیک تین طلاقیں دینا، ایک شمار ہوتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا جواب اس طرح سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے مابعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو ذکر کیا گیا ہے، جو ہم نے بیان کیا ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا اور ان کے اندر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، جنہیں اس سے قبل والی بات کا علم تھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تھی، مگر ان میں سے کسی نے بھی نکیر نہ فرمائی اور نہ ہی کسی رد کرنے والے نے رد کیا۔ چنانچہ یہ بات پہلی والی بات کے نسخ کی بہت بڑی دلیل ہوگی۔ اس لیے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فعل اس طرح کا فعل ہے کہ جس سے دلیل پکڑی جائے، تو ان کا کسی بات پر اتفاق بھی قابل استدلال اجماع ہے جیسا کہ ان کا کسی روایت کے نقل پر اجماع وہم ولغزش سے بری الذمہ ہے۔ یونہی ان کا ایک رائے پر اتفاق لغزش ووہم سے بری الذمہ ہے۔ دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ ہم نے کئی ساری باتوں کو ملاحظہ کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس میں ان کا کچھ اور مفہوم تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کوئی دوسرا مفہوم مراد لے لیا۔ اس لیے کہ انہوں نے ان میں ان باتوں کو ملاحظہ کیا، جو بعد والوں پر مخفی تھیں، تو یہ پہلے قول کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔ ان میں دفاتر کا نظام، ام ولد کی بیع کی ممانعت حالانکہ اس میں قبل ان کی بیع ہوا کرتی تھی، حد شراب میں کوڑوں کی تعداد کی تعیین جبکہ اس سے قبل ان کی تعداد متعین تھی۔ تو جس وقت وہ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو ہم کو بھی اس سے آگاہی حاصل ہوئی۔ چنانچہ ہمارے لیے بھی ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر دوسرے حکم کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ یونہی تین طلاقیں جو بیک وقت دی جائیں، تو وہ لازم قرار پائیں گی۔ ہمارے اسے چھوڑ کر مخالفت جائز نہیں اسے دیکھ کر جو کہ روایت ہے کہ اس سے قبل وہ حکم تھا پھر یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، جن کی روایت مذکور ہو چکی ہے۔

(iv) نظر امام طحاوی کی روشنی میں احناف کے مؤقف کی وضاحت:

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کے نزدیک جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاق دے دے، تو اس پر ایک ہی طلاق واقع ہوگی بشرطیکہ اس نے اس طلاق کو اس وقت دیا ہو،

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جس وقت طلاق دینا سنت ہے۔ ایسے طہر میں ہو، جس کے اندر ہم بستری نہ کی گئی ہو۔ انہوں نے مذکورہ روایت سے یوں استدلال کیا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ وہ طلاق وقت میں دیں اور ایک طریقہ پر دیں تو ایسا وقت طہر ہی ہے، جس کے اندر ہم بستری نہ کی ہو۔ بطور دلیل یہ روایت لائی گئی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس حکم کو فرمایا کہ وہ خاص وقت میں ایک خاص اندازہ سے دیں، تو پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف طلاق دے ڈالی۔ پس ان کی تو اب طلاق ہی نہ ہوئی۔ دوسرا یہ کہ معاملات میں اگر ایک آدمی کسی دوسرے شخص کو کہے کہ وہ اسے اس وقت میں اس طور پر اندازے سے طلاق دے کہ اس نے اس کی شرط کے بغیر طلاق دی، یا اسے کہا گیا کہ وہ اس شرط پر طلاق دے، تو اس سے اس نے کسی دوسری شرط پر طلاق دے ڈالی، تو وہ طلاق ہوگی ہی نہیں، کیونکہ اس نے مامور کی مخالفت اپنائی ہے۔ یونہی طلاق کا حکم بھی ہے کہ بندوں کو جس طرح طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے، اگر وہ اس طرح دیں تو طلاق پڑ جائے گی ورنہ نہیں۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الأولى: الصحيح للبخاری

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۴۰=۲۰+۲۰

(الف) عن عائشة ام المؤمنين رضی الله عنها ان الحارث بن هشام رضی الله عنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف ياتيك الوحي؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي مايقول، قالت عائشة رضی الله عنها: ولقد رايته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا .

(ب) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس وكان اجود مايكون في رمضان حين يلقاه جبريل وكان يلقاه في كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن فلرسول الله صلى الله عليه وسلم اجود بالخير من الريح المرسلة .

سوال نمبر 2:-عن ابی هريرة رضی الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتی بطعام سال عنه إهدية ام صدقة؟ فان قيل صدقة قال لاصحابه كلوا ولم ياكل وان قيل هدية ضرب بيده صلى الله عليه وسلم فاكل معهم .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) خط کشیدہ صیغے بتائیں۔ ۶=۳×۲

(ج) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے؟ مختصر جواب دیں۔ ۴

سوال نمبر 3:-عن محمد بن جبير مطعم عن أبيه رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لي خمسة أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وأنا العاقب .

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟ ۱۲

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحلیل کریں؟ ۶=۲×۳

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ پانچ میں منحصر ہیں یا اور بھی ہیں؟ وضاحت کریں؟ ۱۲

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟ ۳۰=۱۰+۱۰+۱۰

(الف) عن أبي ذر رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليس من رجل ادعى لغير أبيه وهو يعلمه إلا كفر و من ادعى قوما ليس له فيهم نسب فليتبوأ مقعده من النار .

(ب) قال النبي صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الأنبياء كرجل بنى دارا فأكملها وأحسنها إلا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون ويقولون لولا موضع اللبنة .

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو دعيت إلى ذراع أو كراع لأجبت ولو أهدى إلي ذراع أو كراع لقبلت .

(د) عن أم عطية قالت: دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة رضي الله عنها فقال أعندكم شيء؟ قالت لا إلا شيء بعثت به أم عطية من الشاة التي بعثت إليها من الصدقة قال إنها قد بلغت محلها .

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر 1:- درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۴۰=۲۰+۲۰

(الف) عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ۔

(ب) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ۔

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: کبھی آتا ہے فرشتہ میرے سامنے ایک مرد کی صورت میں، پھر مجھ سے کلام کرتا ہے، پس میں اسے یاد کر لیتا ہوں (کلام کو) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتے بھی ہے سخت سردی دن میں، جب وحی کا سلسلہ تھم جاتا، تو آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے ہوتے تھے (یعنی کمل پسینے سے بھیگی ہوتی تھی)

(ب) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت میں ماہ رمضان میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، تو آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر ماہ رمضان کی ہر رات میں قرآن پاک دہراتے۔ بھلائی میں آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر 2:- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ صیغے بتائیں۔

(ج) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے؟ مختصر جواب دیں۔

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کوئی کھانا پیش کیا جاتا، تو آپ دریافت کر لیتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ پس اگر کہا جاتا: صدقہ ہے، تو صحابہ سے فرماتے: تم کھاؤ اور خود نہ کھاتے۔ اگر کہا جاتا: ہدیہ ہے، تو اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے، پس ان لوگوں کے ساتھ کھا لیتے تھے۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

كُلُوا: صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

(ج) جی ہاں! فقیر بطور صدقہ ملنے والی چیز کو ہدیہ کر سکتا ہے، کیونکہ وہ اس کی ملکیت میں آ جاتی ہے اور قبضہ کرنے کے بعد مالک اپنی چیز میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 3: عن محمد بن جبير مطعم عن أبيه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لي خمسة أسماء أنا محمد وأنا احمد وأنا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وأنا العاقب .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحلیل کریں؟

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ پانچ میں منحصر ہیں یا اور بھی ہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: حضرت محمد بن جبیر مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ اسماءِ گرامی ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر مٹا دے گا۔ میں حاشر ہوں، میرے قدموں میں لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں۔

(ب) خط کشیدہ کی نحوی ترکیب:

يحشر فعل، اس میں پوشیدہ فاعل هو ضمیر ہے اور الناس مفعول بہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سے ملکر جملہ خبریہ ہوا۔

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید اسماء گرامی:

آپ کے مذکورہ احادیث میں جو پانچ اسماء ذکر کیے گئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اسمائے گرامی ہیں جن کی تعداد ننانوے ہے لیکن ان پانچ کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ یہ وہ خصائص ہیں جو صرف آپ کے لیے ہیں یعنی آپ کو عطاء کیے گئے ہیں، دیگر انبیاء کو نہیں دیئے گئے۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل احادیث کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟

(الف) عن أبی ذر رضی اللہ عنه أنه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول لیس من رجل ادعی لغیر أبیه وهو یعلمه إلا کفرو من ادعی قوما لیس له فیهم نسب فلیتبوأ مقعده من النار .

(ب) قال النبی صلی اللہ علیه وسلم مثلی ومثل الأنبیاء کرجل بنی دارا فأکمله وأحسنها إلا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون ویقولون لولا موضع اللبنة .

(ج) عن أبی هریرة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لودعیت إلی ذراع أو کراع لأجبت ولو أهدی إلی ذراع أو کراع لقبلت .

(د) عن أم عطیة قالت: دخل النبی صلی اللہ علیه وسلم علی عائشة رضی اللہ عنها فقال أعندکم شیء؟ قالت لا إلاشیء بعثت به أم عطیة من الشاة التی بعثت إلیها من الصدقة قال إنها قد بلغت محلها .

جواب: (الف) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قصداً اپنے باپ کے علاوہ اپنی کسی غیر کی طرف نسبت کرے، تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جو ایسی قوم کی طرف اپنی نسبت کرے جس کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہ ہو، پس وہ تیار رہے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے کے لیے۔

(ب) ترجمہ حدیث مبارکہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس آدمی کی مثل ہے، جو ایک گھر تعمیر کرے، اسے خوب اچھا بنائے اور اسے مزین کرے، لیکن ایک کونے میں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوں اور حیران ہو کر کہیں کہ اس ایک اینٹ کو کیوں چھوڑ دیا۔

(ج) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے ایک دستی یا ایک پائے کی دعوت دی جائے، تو میں اسے (دعوت) قبول کرلوں گا۔ اگر مجھے ایک دستی یا ایک پایہ بطور ہدیہ بھیجا جائے، تو میں اسے (ہدیہ) قبول کرلوں گا۔

(د) ترجمہ حدیث مبارکہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور کھانے کی بابت دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: کھانے کو کچھ نہیں ہے، سوائے گوشت کے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے گوشت بھیجا ہے، جو اس کے پاس بطور صدقہ آیا تھا تو آپ نے فرمایا: وہ اپنی جگہ پہنچ چکا ہے۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثانی: صحیح مسلم

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

سوال نمبر 1:-عن ابی هریرة قال: أن أعرابیا جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: یا رسول الله دلنی علی عمل اذا عملته دخلت الجنة قال: تعبد الله لاتشرك به شیئا وتقیم الصلوٰة المکتوبة وتؤدی الزکوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیده لا اتیدعلی هذا شیئا ابدا ولا انقص منه فلما ولی قال النبی صلی الله علیه وسلم من سره ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا ۔

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حج کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں نیز "لااتید" کی صرفی تحقیق کریں؟

سوال نمبر 2:-(الف) عن الصعب بن جثامة رضی الله عنه انه اهدیٰ لرسول الله صلی الله علیه وسلم حمارًا وحشا وهو بالابواء اوبودان فرده علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما ان رای رسول الله صلی الله علیه وسلم ما فی وجهی قال انا لم نرده علیك الا انا حرم ۔

اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) محرم شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟ اپنا موقف مدلل بیان کریں نیز محرم بحالت احرام کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

سوال نمبر 3:-عن عبدالله بن عمرو ابن العاص رضی الله عنهما أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من الکبائر شتم الرجل والدیه قالوا: یا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهل یشتم الرجل والدیه؟ قال: نعم یسب أبا الرجل ۔ فیسب أباه ویسب امه فیسب امه ۔

(الف) سلیس اُردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف لکھیں نیز اجتنبوا السبع الموبقات الخ کی روشنی میں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

بتائیں کہ وہ سات گناہ کونسے جو ہلاک کر دیتے ہیں؟

سوال نمبر 4:-عن محمد بن المنتشر قال سمعت ابن عمر رضی اللہ عنهما یقول لان اصبح مطلیا بقطران احب الی من ان اصبح محرماً انضح طیباً قال فدخلت علی عائشة رضی اللہ عنها فاخبرتها بقوله فقالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فطاف فی نسآئه ثم اصبح محرمًا .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام سے پہلے بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا موقف مدلل لکھیں؟

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر 1:-عن ابی هريرة قال: أن أعرابيا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله دلني على عمل اذا عملته دخلت الجنة قال: تعبد الله لاتشرك به شيئًا وتقيم الصلوٰة المكتوبة وتؤدى الزكوة المفزوضة وتصوم رمضان قال والذى نفسى بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا انقص منه فلما ولى قال النبى صلى الله عليه وسلم من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا .

(الف) مسلیں اردو میں ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حج کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں نیز "لَا اَزِيْدُ" کی صرفی تحقیق کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: یارسول اللہ! میری رہنمائی کریں کسی ایسے عمل کی طرف کہ میں اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شیء کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرض نمازیں ادا کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔ پس جب وہ چلا گیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی نے کوئی جنتی آدمی دیکھنا ہو تو وہ اسے دیکھ لے۔

ذکر حج نہ کرنے کی وجہ:

اس میں دو احتمال ہو سکتے ہیں:

۱- ہو سکتا ہے اس وقت حج فرض نہ ہوا ہو۔

۲- ہو سکتا ہے اس شخص کا تعلق قبیلہ "ربیعہ" سے ہو۔

(ب) خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

۱- اس شخص نے کہا کہ میں مذکورہ احکام میں اپنی طرف سے نہ کوئی شیء زیادہ کروں گا اور نہ ہی کم۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد ہے کہ میں اس سوال پر کوئی چیز زیادہ نہیں کروں گا، جو کچھ میں نے سنا ہے اس پر عمل کروں گا اور عمل کرنے میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صرفی تحقیق:

"لا ازید" صیغہ ہے واحد متکلم فعل مضارع منفی معروف از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

سوال نمبر2:-(الف) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَنْ رَّاٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ وَجْهِيْ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اِنَّا حُرُمٌ۔

اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) محرم شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟ اپنا موقف مدلل بیان کریں نیز محرم بحالت احرام کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

جواب:(الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جنگلی گائے کا گوشت بھیجا/پیش کیا۔ آپ اس وقت "ابواء" یا "ودان" کے مقام پر تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میری طرف لوٹا دیا۔ میرے چہرے کی طرف دیکھ کر آپ نے فرمایا: بے شک میں نے یہ تیری طرف اس لیے لوٹایا ہے کہ میں محرم ہوں۔

(ب) محرم کا شکار کیا ہوا گوشت کھانے کا حکم:

جس طرح محرم پر شکار کرنا حرام ہے اسی طرح شکار کیا ہوا گوشت کھانا بھی ناجائز و ممنوع ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کا گوشت کھانے کی بجائے اسے واپس لوٹا دیا۔ اس کی دلیل احناف کے نزدیک یہ ہے کہ آپ کی بارگاہ میں گورخر پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقام عرفات میں حالت احرام میں تھے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسے فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

محرم بحالت احرام جن جانوروں کو مار سکتا ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، محرم بحالت احرام بھی ان کو مارا جا سکتا ہے بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

سوال نمبر3:-عن عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وسلم وهل يشتم الرجل والديه؟ قال: نعم يسب أبا الرجل ۔ فيسب أباه ويسب امه فيسب امه ۔

(الف) سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف لکھیں نیز اجتنبوا السبع الموبقات الخ کی روشنی میں بتائیں کہ وہ سات گناہ کونسے جو ہلاک کر دیتے ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! جب کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے، تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جو کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے، تو دوسرا اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے والدین کو براہ راست گالی دے۔ مگر جب وہ کسی کے والدین کو گالی دیتا ہے، تو بدلے میں اس کے والدین کو بھی گالی دی جاتی ہے۔ پس کسی کے والدین کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا حقیقتاً اپنے والدین کو گالی دینے یا برا بھلا کہنے کے مترادف ہے۔

(ب) گناہ کبیرہ کی تعریف:

اصطلاح شریعت میں وہ بڑے فعل جس کا ارتکاب کرنے والا شریعت کی متعین کردہ سزا (حد) کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ایسے فعل کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں۔

گناہ صغیرہ کی تعریف:

اصطلاح میں گناہ صغیرہ وہ چھوٹی چھوٹی لغزشیں ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے از خود اپنی مہربانی سے معاف فرما دیتا ہے۔ بشرطیکہ انسان کبیرہ گناہ کرنے سے بچتا رہے اور نیک اعمال کرتا رہے۔

سات بڑے گناہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات بڑے گناہ ہیں جو باعث ہلاکت یہ ہیں: شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، جہاد سے بھاگنا، پاک دامن عورتوں پر زنا کاری کا الزام لگانا۔

سوال نمبر 4:- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لِاَنْ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

أُصْبِحَ مُطَلِيًّا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَحُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِيْ نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام سے پہلے بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا مؤقف مدلل لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے نزدیک ایک قطرہ مل لینا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ حالت احرام میں مجھ سے خوشبو آ رہی ہو۔ پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہیں اس بات کے بارے میں بتایا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے احرام باندھ لیا۔

(ب) قبل از احرام خوشبو لگانا:

بدن یا کپڑوں پر قبل از احرام خوشبو لگانا جائز ہے۔ لیکن احرام باندھنے کے بعد ممنوع و ناجائز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو ناپسند کرتے تھے۔

احناف و شوافع کا مؤقف:

احناف کا مذہب یہ ہے کہ احرام کا ارادہ کرتے وقت خوشبو لگانا مستحب ہے اور احرام باندھنے کی حالت میں خوشبو آتی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگانا حرام ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو (کچھ دیر قبل) میں نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی اور طواف کعبہ سے جب آپ نے فارغ ہو کر احرام کھولا تب بھی خوشبو لگائی۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی مذکورہ مسئلہ میں احناف کی تائید کرتے ہیں۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الثالثة: الجامع للترمذی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:-عن جابر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اغلقوا الباب واوکئوا السقاء واکفئوا الاناء او خمروا الاناء واطفئوا المصباح فان الشیطان لایفتح غلقا ولایحل وکاء ولایکشف انیة وان الفویسقة تضرم علی الناس بیتهم .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟ ۱۵

(ج) امام ترمذی کے قول "هذا حدیث حسن صحیح" سے کیا مراد ہے؟ ۸

سوال نمبر2:-عن أبی ثعلبة الخشنی أنه قال یا رسول الله إنا بأرض أهل کتاب فنطبخ فی قدورهم ونشرب فی انیتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن لم تجدوا غیرها فارحضوها بالماء ثم قال یا رسول الله إنا بأرض صید فکیف نصنع قال إذا أرسلت کلبك المکلب وذکرت اسم الله فقتل فکل وإن کل غیر مکلب فذکی فکل وإذا رمیت بسهمك وذکرت اسم الله فقتل فکل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) کلب مکلب سے کیا مراد ہے؟ نیز "مکلب" کی شرائط تحریر کریں؟ ۱۵

(ج) تیر وغیرہ مارنے سے جانور ذبح سے پہلے مرجائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں؟ ۸

سوال نمبر3:-عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وهو یدمنها لم یشربها فی الآخرة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے خمر کی تعریف کریں؟ ۵+۸=۱۳

(ب) احکامات خمر تفصیلاً تحریر کریں؟ ۲۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر 4:-عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سالت ابن عمر عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأوعية وأخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة ونهى عن الدباء ونهى عن النقير ونهى عن المزفت .

(الف) حنتمه، الدباء، النقير اور المزفت کی تشریح کریں؟ ۱۶

(ب) ان برتنوں کا حکم تفصیلاً تحریر کریں؟ ۱۲

(ج) امام ترمذی کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں؟ ۶

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر 1:- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اِنِيَةً وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ج) امام ترمذی کے قول "هذا حديث حسن صحيح" سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ بند کرلو، پانی کی مشک کا منہ ڈوری سے باندھ لو، برتن کو الٹا کر دو یا ڈھانک دو اور چراغ گل کر دو۔ اس لیے کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھولتا اور برتنوں کو نہیں کھول سکتا۔ بے شک چوہیا بھڑکا دیتی ہے گھروں کو ان کے لوگوں پر۔

(ب) تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں چار حکم مع وجوہ ہیں:

پہلا یہ کہ دروازہ بند کرلو یعنی رات کے وقت بسم اللہ پڑھ کر گھر کا دروازہ بند کرلو۔ اس لیے کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھول سکتا۔ دوسرا یہ کہ مشکیزہ کا منہ باندھ دو تاکہ کوئی موذی جانور وغیرہ پانی میں نہ چلا جائے۔ تیسرا یہ کہ برتن کو الٹا کر دو یا ڈھانپ دو بسم اللہ پڑھ کر۔ تاکہ کوئی موذی جانور اس میں داخل نہ ہو۔ چوتھا یہ کہ چراغ گل کر دو یعنی اگر چولہے یا چراغ میں آگ جل رہی ہوگی، تو چوہیا کوئی چیز اس میں کھینچ کر لائے گی۔ پھر جب وہ جل جائے گی تو اسے گھسیٹ کر لے چلے گی اور سارا گھر جلا دے گی۔ یہی حکم بجلی کے بلب کا ہے۔

(ج) "هذا حسن صحيح" کی وضاحت:

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اور اس سے کچھ پہلے بعض محدثین نے حسن کا لفظ استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

مگروہ ''حسن'' صحیح کے لیے استعمال کرتے تھے۔ جامع ترمذی میں کئی جگہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی حدیث کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیسی حدیث ہے؟ تو امام بخاری نے جواب دیا: حسن ہے۔ پھر امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ''حسن صحیح'' کا حکم لگادیا۔

بعض لوگوں کے نزدیک حدیث ایک سند کے اعتبار سے حسن ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔ بایں اعتبار یہاں حرف عطف ''واؤ'' محذوف ہوگا۔

سوال نمبر2:-عن أبی ثعلبة الخشنی أنه قال یا رسول الله إنا بأرض أهل کتاب فنطبخ فی قدورهم ونشرب فی آنیتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن لم تجدوا غیرها فارحضوها بالماء ثم قال یا رسول الله إنا بأرض صید فکیف نصنع قال إذا أرسلت کلبك المکلب وذکرت اسم الله فقتل فکل وإن کان غیر مکلب فذکی فکل وإذا رمیت بسهمك وذکرت اسم الله فقتل فکل ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) کلب مکلب سے کیا مراد ہے؟ نیز ''مکلب'' کی شرائط تحریر کریں؟

(ج) تیر وغیرہ مارنے سے جانور ذبح سے پہلے مرجائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں اور ان کی ہنڈیوں میں پکاتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں (اس سے متعلق کیا حکم ہے؟) رسول اللہ نے فرمایا: اگر ان کے علاوہ تمہیں اور برتن نہ ملیں، تو تم انہیں بذریعہ پانی صاف کرلیا کرو۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکار کی سرزمین پر رہتے ہیں پھر ہم کیسے کریں؟ فرمایا: جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا روانہ کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو، پھر وہ شکار مار ڈالے تو تم اسے کھاؤ۔ اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کردیا جائے، تو اسے کھاؤ۔ جب تم تیر مارو اور اس پر ''بسم اللہ'' پڑھ لو، پھر اس سے شکار ہوجائے، تو اسے کھاؤ/کھالو۔

(ب) کلب مکلب کی وضاحت: کلب مکلب سے مراد ہے: کتے کو سدھانا، شکاری بنانا۔

مکلب کی شرائط:

مکلب کا مطلب ہے ''سکھلایا ہوا''۔

اس کی دو شرائط ہیں:

☆ شکاری جانور کو بالقصد چھوڑنا تاکہ مشکل سے شکار کرنا محقق ہوجائے۔

☆ شکاری جانور شکار کو روکے رکھے خود نہ کھائے اور روکنے پر رک جائے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ج) ذبح سے پہلے جانور کا مر جانا:

اگر شکاری کے پہنچنے سے پہلے شکار/ جانور مر جائے اور اسے ذبح کرنے کا موقع نہ ملا ہو، تو وہ حلال ہے بشرطیکہ دوسرا کتا اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اس کو چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی گئی ہو۔ یہی حکم تیر پھینکنے کا ہے یعنی جو جانور تمہارے ہی تیر سے مرے اسے کھاؤ۔

سوال نمبر3:-عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهويد منهالم يشربها في الآخرة .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے خمر کی تعریف کریں؟

(ب) احکامات خمر تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جو شخص دنیا میں شراب پیے گا اور مر جائے گا جبکہ وہ اسے باقاعدگی سے پیتا ہے تو اسے آخرت میں نہ پی سکے گا۔

خمر کی تعریف:

انگور کا کچا شیرہ جب اس میں جوش آجائے اور وہ اُبلے اور اس پر جھاگ آئے، وہ خمر کہلاتا ہے۔

(ب) احکامات خمر:

خمر بالاجماع حرام ہے اور اس کی حرمت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ قرآن کریم نے اسے نجس قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس کے احکام حسب ذیل ہیں:

۱- یہ خود حرام ہے اس کی حرمت نشہ ہونے پر موقوف نہیں ہے۔

۲- وہ ناپاک بہ نجاست غلیظہ ہے۔

۳- اس کو حلال قرار دینے والا کافر ہے، کیونکہ وہ نص قطعی کا منکر ہے۔

۴- یہ مسلمان کے حق میں مال متقوم نہیں پس اگر کوئی اسے ضائع کر دے، تو اس پر ضمان نہیں۔

۵- جو اس کو پیے گا اس کو حد لگائی جائے گی، چاہے نشہ نہ چڑھا ہو۔

۶- اس کو پکایا جائے، تو پکانا اس میں مؤثر نہیں، وہ بدستور حرام ہے۔

سوال نمبر4:-عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سالت ابن عمر عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأوعية وأخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا فقال

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة ونهى عن الدباء ونهى عن النقير ونهى عن المزفت .

(الف) حنتمه، الدباء، النقير اور المزفت کی تشریح کریں؟

(ب) ان برتنوں کا حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) امام ترمذی کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں؟

جواب: (الف) حنتمه کی تشریح: حنتمه کے معنی ہیں روغنی گھڑا۔ جب اس میں نبیذ بنائی جائے، تو اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

دباء کی تشریح: سوکھا کدو، جو برتن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں بھی نبیذ بنائی جاتی ہے اور اس میں نبیذ بنانے سے جلد ہی اس میں شدت آجاتی ہے۔ اردو میں اسے "تونبی" کہتے ہیں۔ یعنی "تلخ کدو" اس کا چھلکا موٹا ہوتا ہے۔ اس کو فقیر سکھا کر کشکول بناتے ہیں۔

نقیر کی تشریح: اس کا معنی ہے کریدنا، کھودنا۔ لوگ درخت کے تنے کو کھود کر برتن بناتے تھے، اس میں جو نبیذ بنائی جائے اس میں جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

"مزفت" کی تشریح: تارکول پھیرا ہوا گھڑا، اس میں بھی نبیذ بنانے سے جلدی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ برتنوں کا حکم:

جمہور کے نزدیک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت پہلے تھی، پھر منسوخ ہو گئی۔ پہلے اس لیے ممانعت تھی کہ شراب کے برتن دیکھ کر لوگوں کو شراب یاد نہ آئے۔ پھر جب شراب سے طبیعتیں ہٹ گئیں، تو ممانعت اٹھا دی گئی۔ اس حوالے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو چند برتنوں سے روکا تھا، اب جان لو کہ کوئی برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا ہے۔ البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(ج) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی:

آپ کا نام "محمد بن عیسیٰ" اور کنیت "ابو عیسیٰ" ہے۔ اس کا اسم منسوب "ترمذی" ہے، جو دریائے جیحون کے قریبی شہر "ترمذ" کی نسبت سے ہے۔ آپ 209ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علم حدیث سیکھنے کے لیے خراسان، عراق اور حجاز کا سفر کیا۔ وہاں کے جلیل القدر محدثین سے علمی استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ میں صحاح ستہ کے مؤلفین، اور ان کے اساتذہ بھی شامل ہیں۔ آپ سے ایک خلق کثیر نے استفادہ کیا اور علم کے پیاسوں کی پیاس بجھائی۔ آپ کی تصانیف میں کتاب العلل، شمائل محمدیہ اور جامع ترمذی عام دستیاب ہیں۔ آپ کا انتقال 13 رجب المرجب 279ھ کو شہر ترمذ میں ہوا۔ وہیں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الرابعة: السنن لأبی دائود

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:-عن ابی هريرة قال قال رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله اى الصدقه افضل قال ان تصدق وانت صحيح حريص تامل البقاء وتخشى الفقر ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وصیت کی لغوی اور شرعی تعریف کریں؟۱۰

(ج) وارث کے لیے وصیت جائز ہے یا نہیں؟ اس کی وجہ تحریر کریں؟۱۰

سوال نمبر2:-عن عائشة رضى الله عنها أن امرأة قالت يا رسول الله إن أمى افتلتت نفسها ولو لا ذلك لتصدقت وأعطت أفيجزى أن أتصدق عنها قال النبى صلى الله عليه وسلم نعم فتصدقى عنها .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) کیا متوفی تک عبادات مالیہ اور بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟ ۱۰

(ج) منکرین کی دلیل "ليس للإنسان إلا ماسعى" کا جواب تحریر کریں؟۱۰

سوال نمبر3:-عن عقبة بن عامر الجهنى أنه قال نذرت أختى أن تمشى إلى بيت الله فأمرتنى أن أستفتى لها النبى صلى الله عليه وسلم فاستفتيت النبى صلى الله عليه وسلم فقال لتمش ولتركب .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟۱۰

(ب) نذر کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام مع الحکم تحریر کریں؟۵+۱۵=۲۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر 4:- ان اباهريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان وينقص العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قيل يا رسول الله اية هو قال القتل القتل .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کے ہر جز کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: سنن ابوداؤد

سوال نمبر ۱:- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيصٌ تَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وصیت کی لغوی اور شرعی تعریف کریں؟

(ج) وارث کے لیے وصیت جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا: تم صدقہ کرو جب تندرست ہو زندگی کی اُمید باقی ہو اور محتاجی کا خوف ہو۔ تم اسے اتنے عرصے تک مؤخر نہ کرو کہ جب جان حلق تک آجائے، تو تم کہو یہ فلاں کے لیے، یہ فلاں کے لیے اور یہ فلاں کے لیے، جبکہ فلاں کو ویسے ہی مل جائے گا۔

(ب) وصیت کا لغوی معنی: وصیت کا لغوی معنیٰ ہے "کسی کام کو کرنے کا عہد کرنا"

وصیت کی شرعی تعریف: اصطلاح شرع میں وصیت سے مراد یہ ہے: کسی پر احسان کرتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔

(ج) ورثاء کے حق میں وصیت کرنا:

ورثاء کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ اصحاب الفرائض ہیں اور ان کا حصہ قرآن پاک میں طے شدہ ہے۔ دوسرا یہ کہ وصیت کرنے کی صورت میں کسی دوسرے وارث کی حق تلفی ہو سکتی ہے۔ حدیث

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

مبارکہ میں ہے کہ "اللہ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہ ہوگی۔"

سوال نمبر 2:- عن عائشة رضی الله عنها أن امرأة قالت يا رسول الله إن أمي افتلتت نفسها ولو لا ذلك لتصدقت وأعطت أفيجزى أن أتصدق عنها فقال النبى صلى الله عليه وسلم نعم فتصدقى عنها .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) کیا متوفی تک عبادات مالیہ اور بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟

(ج) منکرین کی دلیل "ليس للإنسان إلا ماسعى" کا جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرتیں اور خیرات کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو یہ جائز ہوگا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم صدقہ کرو ان کی طرف سے۔

(ب) عبادات مالیہ وبدنیہ کا ثواب:

مذکورہ حدیث سے ثابت ہے کہ متوفی تک ان تمام کاموں کا ثواب پہنچتا ہے، جو ان کے ایصال ثواب کے لیے کیے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

1- ایک خاتون نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک کنیز بھی بطور صدقہ دی، اب وہ وفات پا چکی ہیں اور انہوں نے ترکہ میں وہی کنیز چھوڑی ہے؟ فرمایا: تیرا اجر واجب ہو چکا، میراث میں وہ کنیز تجھے مل جائے گی۔ اس خاتون نے عرض کیا: جب وہ فوت ہوئیں تو ان کے ذمہ ایک مہینے کے روزے واجب تھے، تو ایسا کرنا جائز ہوگا اگر میں ان کی طرف سے روزہ رکھ لوں، تو ادائیگی ہو جائے گی؟ فرمایا: ہاں! اگر ان کی طرف سے حج کروں، تو کیا ادا ہو جائے گا؟ فرمایا: ہاں!

2- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان دنیا سے چلا جاتا ہے، تو ان کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں ان تین اعمال کے علاوہ: صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

(ج) "ليس للانسان الا ما سعى" کا جواب:

☆ مفسرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "ليس للانسان الا ما سعى" کا حکم اس شریعت میں منسوخ ہے اور اس کا ناسخ یہ فرمان الٰہی ہے: (ترجمہ)

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے۔ اللہ نے آباء کی نیکی کے سبب اولاد کو جنتی بنا دیا۔''

☆ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ہونے کی خبر دی ہے نہ کہ حصول نفع کے منقطع ہو جانے کی۔ رہا دوسرے کا عمل تو وہ عمل [illegible] میت ہے، اگر وہ کسی مسلمان کو بخش دے تو اس مسلمان کو اس کے اپنے عمل کا ثواب نہیں بلکہ عمل کرنے والے کے عمل کا ثواب ملے گا۔

☆ بعض کے نزدیک یہ حکم کفار کے لیے ہے یعنی کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو، دنیا میں ہی رزق کی فراوانی یا تندرستی وغیرہ سے اس کا عوض دیا جائے گا اور آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

سوال نمبر 3:- عن عقبة بن عامر الجهني أنه قال نذرت أختي أن تمشي إلى بيت الله فأمرتني أن أستفتي لها النبي صلى الله عليه وسلم فاستفتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لتمش ولتركب .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) نذر کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام مع الحکم تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے بیت اللہ (حج) کے لیے پیدل جانے کی نذر مانی، پس اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا: وہ پیدل چلے اور سوار بھی ہو جائے۔

(ب) اقسام نذر مع حکم:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نذر کی چار قسمیں ہیں:

1- جس شخص نے ایسی نذر مانی جس کو مستر د نہیں کیا، تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

2- جس نے گناہ کی قسم کھائی، تو اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم کی مثل ہے۔

3- جس کسی نے ایسی بات کی قسم کھائی جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، تو اس کا کفارہ، کفارہ قسم کی طرح ہے۔

4- جس نے ایسی بات کی نذر مانی جس کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نذر پوری کرے۔

سوال نمبر 4:- إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّهُ هُوَ قَالَ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

اَلْقَتْلُ اَلْقَتْلُ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کے ہر جز کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ سمٹ جائے گا، علم کم ہو جائے گا، بخل عام ہوگا اور ھرج زیادہ ہوگا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ھرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل، قتل۔

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامتیں بیان کی ہیں، وہ قرب قیامت کی ہیں۔

1- یتقارب الزمان: قرب قیامت زمانہ سمٹ جائے گا۔ سال مہینوں، مہینہ ہفتے، ہفتہ دنوں اور دن گھنٹوں کے برابر ہو جائے گا۔

2- ینقص العلم: علماء کو اٹھا لیا جائے گا، علم کی کمی ہو جائے گی، پڑھنے پڑھانے والا کوئی نہ ہوگا، یہاں تک دو آدمیوں میں بصورت جھگڑا مسئلہ حل کرانے کے لیے کوئی نہ ملے گا۔

3- تظھر الفتن: فتنے ظاہر ہوں گے، بے حیائی عام ہوگی، والدین کی نافرمانی کی جائے گی، احکام شرع کی پاسداری نہ کی جائے گی اور شعائر اسلام کی توہین کی جائے گی وغیرہ وغیرہ۔ ان سے بچنا دشوار ہو گا۔

4- یلقی الشح: بخل پھیل جائے گا، لوگ اس قدر کنجوسی کریں گے کہ صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہ کریں گے۔ مال کی محبت ان کے دلوں میں رچ بس گئی ہوگی کہ کوئی امیر، غریب پر رحم نہیں کھائے گا۔

5- یکثر الھرج: ہرج کثیر ہوگا۔ ہرج کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرمایا: قتل، قتل۔ یعنی ہر طرف قتل عام ہوگا۔ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہوگا۔ بیٹا باپ اور باپ بیٹے کو قتل کرنے سے گریز نہ کرے گا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة الخامسة: سنن النسائی وابن ماجة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول.....سنن النسائی

سوال نمبر1:-عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم اى النساء خير قال التی تسره اذا نظر وتطيعه اذا امر ولاتحالفه فی نفسها ومالها بما يكره .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۵=۷+۸

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں؟ ۱۰

سوال نمبر2:-عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رجلا أرادأن يتزوج امرأة فقال النبی صلى الله عليه وسلم انظر إليها فإن فی أعين الأنصار شيئا .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں کہ "فی أعين الأنصار شيئا" سے کیا مراد ہے؟ ۱۵=۷+۸

(ب) قبل از نکاح عورت کو دیکھنے کے حوالے سے حکم شرعی کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں اگر رشتہ طے کرنے کے لیے کسی سے مشورہ کیا جائے تو کیا خاطب (نکاح کا پیغام بھیجنے والا) کے عیب بیان کیے جاسکتے ہیں۔ ۱۰

سوال نمبر3:-عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طيب الرجال ماظهر ريحه وخفی لونه وطيب النساء ماظهر لونه وخفی ريحه .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں "ما ظهر لونه وخفی ريحه" سے کیا مراد ہے؟ ۱۵=۷+۸

(ب) خواتین کے لیے کیسی خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے اور مردوں کے لیے کون سے رنگ ناجائز ہیں؟ ۱۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

القسم الثانی.....سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:-عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعوت الله فادع ببطون كفيك ولا تدع بظهورهما فإذا فرغت فامسح بها وجهك .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر جامع مضمون تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 5:-عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سيأتيكم أقوام يطلبون العلم فإذا رأيتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأقنوهم .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب علم اور متعلمین کے حقوق واضح کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 6:-عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) کون سا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ نیز حدیث شریف کے دوسرے حصہ کی وضاحت سپرد قلم کریں؟ ۱۵

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی وابن ماجہ

حصہ اوّل..... سنن النسائی

سوال نمبر 1:- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ قَالَ "اَلَّتِیْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا یَکْرَهُ"

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسی عورت بہتر ہے؟ فرمایا: وہ عورت کہ جب اُسے شوہر دیکھے تو اسے خوش کر دے، وہ حکم کرے تو اس کی فرمانبرداری کرے اور اپنی جان و مال سے اس کی مخالفت نہ کرے، جو اسے پسند نہ ہو۔

(ب) شرح حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے: (۱) مالدار ہو، (۲) حسب ونسب والی ہو، (۳) حسین وجمیل، (۴) وہ دیندار ہو۔ لہٰذا دیندار عورت کو اپنا مطلوب قرار دیا جائے۔ حسب ونسب اور مالدار عورت کو ہرگز ترجیح نہ دی جائے۔ جو عورت اپنی ذات میں شرف و بلندی رکھتی ہو، وہ قبیلہ و خاندان اور جاہ و عزت بھی رکھتی ہو۔ انسان کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسی عورت سے نکاح کرے جو صاحب حیثیت، خاندان میں وقار رکھتی ہو۔ عام طور پر لوگ عورت سے نکاح کرنے کے سلسلہ میں مذکورہ چار چیزوں کو بطور خاص ملحوظ خاطر رکھتے ہیں کہ کوئی شخص تو مالدار عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، بعض لوگ اچھے حسب ونسب والی عورت کو بیوی بنانا پسند کرتے ہیں، بہت سے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ایک حسین و جمیل عورت ان کی رفیقہ حیات بنے اور کچھ نیک بندے دین دار عورت کو ترجیح دیتے ہیں۔ لہٰذا دین و مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ دین دار عورت سے نکاح کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ اس میں دارین کی بھلائی وفلاح ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر2:-عن أبی هریرة رضی الله عنه أن رجلا أرادأن يتزوج امرأة فقال النبی صلی الله عليه وسلم نظر إليها فإن فی أعين الأنصار شيئا .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں کہ "فی أعين الأنصار شيئا" سے کیا مراد ہے؟

(ب) قبل از نکاح عورت کو دیکھنے کے حوالے سے حکم شرعی کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ رشتہ طے کرنے کے لیے کسی سے مشورہ کیا جائے تو کیا خاطب (نکاح کا پیغام بھیجنے والا) کے عیب بیان کیے جا سکتے ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا، پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

فی اعین الانصار شیئاً سے مراد:

اس سے مراد ہے کہ انصار کی لڑکیوں کی آنکھوں میں کوئی عیب ہوتا ہے، کسی بیماری کے سبب یا قدرتی طور پر۔ ایسا آپ نے اس لیے فرمایا کہ اگر بعد میں پتہ چلنے پر ناپسند ہو اور عورت کو چھوڑ دیا جائے، تو یہ اچھی بات نہ ہوگی۔

(ب) مخطوبہ کو ایک نظر دیکھنا:

جمہور کے نزدیک صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھ سکتے ہیں اس کے بدن دیکھنا جائز نہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لڑکی سے اجازت لینا ضروری ہے تاکہ وہ بے سنورے سامنے نہ آئے۔ آئمہ ثلاثہ کے نزدیک میلان یا شہوت کا اندیشہ ہو، تو دیکھنا جائز نہیں جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے، کیونکہ یہی دیکھنے کا مقصد ہے۔

خاطب کے عیب ظاہر کرنا:

اگر کوئی رشتہ طے کرتے وقت کسی سے مشورہ کرے، تو اسے چاہیے کہ خاطب سے متعلق جو بات بھی وہ جانتا ہو ظاہر کر دے تاکہ آئندہ پیش آنے والی مشکلوں سے بچا جا سکے۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے۔

سوال نمبر3:-عن أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم طيب الرجال ماظهر ريحه وخفی لونه وطيب النساء ماظهر لونه وخفی ريحه .

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں "ما ظهر لونه وخفی ريحه" سے کیا مراد ہے؟

(ب) خواتین کے لیے کیسی خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے اور مردوں کے لیے کونسے رنگ ناجائز ہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے، جس کا رنگ ظاہر نہ ہو مگر خوشبو ظاہر ہو جائے۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے، جس کا رنگ نمایاں ہو مگر خوشبو ظاہر/معلوم نہ ہو۔

"ما ظهر لونه وخفي ريحه" کی تشریح:

"ما ظهر لونه وخفي ريحه" سے مراد یہ ہے کہ ایسی خوشبو جس کا رنگ نمایاں اور خوشبو چھپی ہوئی ہو یعنی اس میں عورت کے لیے نمایاں و واضح حکم ہے کہ وہ تیز خوشبو استعمال نہ کرے تاکہ دائیں بائیں نہ پھیلے، گویا قریب سے گزرنے والے اس خوشبو کو محسوس نہ کر سکیں۔

(ب) خواتین کے لیے ممنوعہ خوشبو:

اگر کسی عورت نے ایسی تیز خوشبو استعمال کی کہ وہ جہاں سے گزرے قریب سے گزرنے والے لوگ اس کو محسوس کریں، تو وہ عورت زنا کرنے والی ہے۔ لہٰذا عورت کو چاہیے کہ ایسی خوشبو کا استعمال کرے جس کا رنگ ظاہر ہو مگر بو پھیلنے والی نہ ہو۔

مردوں کے لیے رنگوں کی ممانعت:

مردوں کے لیے کسم، زعفران یا خلوق کے رنگ ناجائز ہیں۔ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا، اس نے خلوق لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے اسے بلا کر فرمایا: جاؤ اور دھو ڈالو اور آئندہ کبھی یہ استعمال نہ کرنا۔

حصہ دوم..... سنن ابن ماجہ

سوال نمبر 4:- عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعوت الله فادع ببطون كفيك ولا تدع بظهورهما فإذا فرغت فامسح بها وجهك.

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) احادیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر جامع مضمون تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دعا کرو اللہ سے، تو اپنی ہتھیلیوں کے باطن سے اور ہاتھ الٹے کر کے دعا نہ کرو۔ پس جب فارغ ہو جاؤ، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لو۔

(ب) دعا کے آداب:

آداب دعا میں سے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینہ کے مقابل اس طرح بلند کیے جائیں کہ انگلیوں کا کچھ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حصہ چہرہ کے سامنے ہو اور دونوں ہاتھوں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہو۔ پھر جب دعا کا اختتام ہو جائے، تو ہاتھوں کو چہرہ پر مل لیا جائے۔ دعا کرتے ہوئے منہ قبلہ شریف کی طرف ہو۔ دعا عاجزی اور خشوع خضوع سے مانگی جائے۔ دعا رغبت اور خوف سے مانگی جائے اور تین بار دعا کی جائے۔

سوال نمبر 5:-عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سيأتيكم أقوام يطلبون العلم فإذا رأيتموهم فقولوا لهم مرحبا مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأقنوهم .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب علم اور متعلمین کے حقوق واضح کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی طرف سے لوگ تمہاری طرف آئیں گے، وہ علم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں گے۔ پس جب وہ تمہاری طرف آئیں، تو انہیں مرحبا کہنا۔ جن سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔

(ب) علم کے آداب:

علماء کرام نے اسلامی علم کو حاصل کرنے کے کچھ سے آداب بیان کیے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

☆ حصول علم کے لیے نیت خالص ہو۔ ☆ علم حاصل کرنے کی جستجو کی جائے۔ ☆ جو علم حاصل کیا جائے، اس پر عمل کیا جائے۔ ☆ علم کو صبر اور ہمیشگی سے حاصل کیا جائے۔ ☆ اساتذہ سے متنفر نہ ہو جائے۔ ☆ حق بات جاننے میں شرم اور ہچکچاہٹ نہ ہو۔ ☆ جو کچھ بھی سیکھیں، اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔ ☆ اپنے لیے ایسی صحبت کا چناؤ کیا جائے، جو علم دوست ہو، وغیرہ۔

حقوق متعلمین:

متعلم یا علم حاصل کرنے کے شوقین جب علم حاصل کرنے آئیں، تو انہیں "مرحبا" کہا جائے۔ ☆ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے۔ ☆ ان کی تعلیم و تربیت میں کمی و کوتاہی نہ کی جائے۔ ☆ ان کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ ☆ ان کے قلوب کو نور علم سے منور کیا جائے۔

سوال نمبر 6:-عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) کون سا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ نیز حدیث شریف کے دوسرے حصہ کی وضاحت سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات، موتیوں اور سونے کا ہار پہنایا جائے۔

(ب) کونسا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟

ضروریات زندگی کے مطابق علم دین حاصل کرنا فرض عین اور تمام علوم اسلامیہ کا حصول فرض کفایہ ہے یعنی محلہ یا گاؤں یا علاقہ میں سے ایک شخص بھی تمام علوم اسلامیہ حاصل کر لیتا ہے تو سب بری الذمہ ہوں گے ورنہ سب گناہگار ہوں گے۔ تاہم زندگی کے جس شعبہ میں کوئی کام کرتا ہو، اس حوالے سے تمام اسلامی احکام سے آگاہ ہونا فرض عین ہے۔

حدیث مبارکہ کے دوسرے حصہ کی وضاحت:

حدیث مبارکہ کے دوسرے حصے میں نا اہل لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان سے مراد یہ لوگ ہیں:

''نا اہل'' سے مراد:

باشعور، عمل کا ذوق رکھنے والے اور مذہبی ذہن رکھنے والے لوگوں کو علم دین کی تعلیم دینا چاہیے مگر نا اہل لوگوں کو ہرگز ہرگز تعلیم نہیں دینی چاہیے۔ نا اہل سے مراد مندرجہ ذیل لوگ ہو سکتے ہیں:

(۱) بد مذہب لوگ، (۲) دینی و مذہبی ذہن نہ رکھنے والے لوگ، (۳) وہ لوگ جن کی بے عملی یقینی ہو، (۴) مذہب و اسلام کی بدنامی کا سبب بننے والے لوگ۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ/2022ء

الورقة السادسة: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1:-عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم أنه کان إذا قام إلی الصلوة المکتوبة کبر ورفع یدیه حذو منکبیه ویصنع مثل ذلك إذا قضی قراءته إذا أراد أن یرکع ویصنعه إذا فرغ ورفع من الرکوع ولا یرفع یدیه فی شیء من صلوته وهو قاعدو إذا قام من السجدتین رفع یدیه کذلك کبر .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور تخریج اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف کا موقف مع الدلائل بیان کریں؟ ۱۴

سوال نمبر 2:-قال أبو جعفر فعبد الله من أولئك الذین کانوا یقربون من النبی صلی الله علیه وسلم لیعلموا أفعاله فی الصلوٰة کیف هی؟ ولیعلموا الناس ذلك فما حکوا من ذلك أولی مما جاء به من کان أبعد منه منهم فی الصلوٰة فإن قالوا ما ذکرتموه عن أبراهیم عن عبدالله غیر متصل .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ روایت بیان کریں جس کی طرف اس عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) مذکورہ عبارت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت پر جو اعتراض کیا گیا ہے آپ اس اعتراض کا جواب تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 3:-عن أبی مجلز قال سألت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول رکعة من اٰخر اللیل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کے مذہب کی مؤید ہے؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) رکعات وتر کے بارے میں صرف احناف کا مذہب دلائل سے ثابت کریں؟ ۱۳

H_M_Hasnain_Asadi
Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر 4:-عن جابر قال طلقت خالة لی فارادت ان تخرج فی عدتها الی نخل لها فقال لها رجل لیس ذٰلك لك فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال اخرجی الی نخلك وجدیه فعسی ان تصدقی وتصنعی معروفا .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) عدتِ وفات اور عدتِ طلاق کے دوران عورت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟ ۱۳

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: شرح معانی الآثار

سوال نمبر 1:- عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم أنه کان إذا قام إلی الصلوة المکتوبة کبر ورفع یدیه حذو منکبیه ویصنع مثل ذلك إذا قضی قراءته إذا أراد أن یرکع ویصنعه إذا فرغ ورفع من الرکوع ولا یرفع یدیه فی شیء من صلوٰته وهو قاعدو إذا قام من السجدتین رفع یدیه کذلك کبر .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور تشریح اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں احناف کا مؤقف مع الدلائل بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے اپنے کندھوں تک اور ایسا ہی آپ اس وقت کرتے جب اپنی قرأت مکمل کر لیتے اور رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے۔ جب رکوع سے فارغ ہوتے تو پھر بھی ایسا ہی کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں کو بلند نہ فرماتے بقیہ نماز کے دوران۔ جب آپ بیٹھتے (قعدہ) لیکن جب دو سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور اسی طرح تکبیر کہتے۔

مذکورہ مسئلہ کی تشریح:

امام ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اہل علم میں سے ایک قوم ان آثار کی طرف گئی ہے۔ انہوں نے رکوع کرتے وقت، اس سے اوپر اٹھتے وقت اور پہلے قعدہ کے بعد دوبارہ کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کرنے کو تمام نمازوں میں واجب قرار دیا ہے۔ وہ مذکورہ حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگ حدیث خطاء کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ ہستی نہیں ہیں کہ اگر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا ہو اور پھر بعد میں خود اس کو چھوڑ دیا ہو۔

(ب) احناف کا مؤقف مع الدلائل:

نماز میں رفع یدین کے حوالے سے احناف کا مؤقف یہ ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا، یہی مسنون طریقہ ہے اور اس کے علاوہ ہرگز رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ حضرت براء بن عازب

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

رضی اللہ عنہ والی روایت احناف کی مؤید ہے۔

دلائل:

1- قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ولم یرفع الا فی اول مرۃ ۔(جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں ایسی نماز نہ پڑھاؤں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، پھر انہوں نے نماز پڑھائی جس میں آغاز (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ رفع یدین نہ کیا تھا۔

2- حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا، اس کے بعد دوبارہ ایسا نہ کرتے۔

3- حضرت کلیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ میں اپنے ہاتھ بلند فرماتے، پھر دوبارہ بلند نہ فرماتے تھے۔

سوال نمبر2:-قال أبو جعفر فعبد الله من أولئك الذين كانوا يقربون من النبي صلى الله عليه وسلم ليعلموا أفعاله في الصلوٰة كيف هي؟ ليعلموا الناس ذلك فما حكوا من ذلك أولى مما جاء به من كان أبعد منه منهم في الصلوٰة فإن قالوا ما ذكرتموه عن ابراهيم عن عبدالله غير متصل .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ روایت بیان کریں جس کی طرف اس عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ عبارت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت پر جو اعتراض کیا گیا ہے آپ اس اعتراض کا جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی تھے، تاکہ وہ علم حاصل کرلیں نماز کے دوران آپ کے افعال کا کہ آپ کیسے نماز ادا کرتے تھے تاکہ وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے سکیں؟ تو ان حضرات نے اس سے متعلق جو بات بیان کی وہ اس سے زیادہ مستند ہوگی کہ اس صحابی کی نقل سے جو دوران نماز ان حضرات سے زیادہ دور ہوتے تھے۔ پس اگر وہ لوگ کہیں کہ تم ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہو، وہ غیر متصل سند رکھتی ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حضرت ابراہیم کی بیان کردہ روایت:

☆ عن ابراهيم قال: كان عبدالله لايرفع يديه فى شيءٍ من الصلوٰة الا فى الافتتاح .

☆ عن المغيرة قال قلت لابراهيم حديث وائل انه راى النبى يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع؟ فقال ان كان وائل راه مرة يفعل ذٰلك فقد راٰه عبدالله خمسين مرة لا يفعل ذٰلك .

(ب) حضرت ابراہیم کی روایت پر وارد اعتراض کا جواب:

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترک رفع یدین سے متعلق بطور دلیل استعمال کیا ہے۔ جب کہ اعتراض یہ ہے کہ ان کی ملاقات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہونا ثابت نہیں۔ لہٰذا ان کی حدیث غیر متصل اور نا قابل استدلال ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیم نخعی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جب کوئی روایت "مرسل" روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں اور اسی وقت مرسل نقل کرتے ہیں جب وہ ان کے نزدیک زیادہ قوی ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہو۔ اعمش نے ان سے کہا کہ جب آپ مجھے حدیث بیان کرتے ہیں، تو سند بھی بیان کیجئے؟ انہوں نے جواب دیا: جب میں کہوں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمایا، تو میں ایسا اس وقت کہوں گا جب کثیر تعداد میں وہ حدیث حضرت عبداللہ کے حوالے سے ایک جماعت نے بیان کی ہو۔ جب کہوں فلاں نے حضرت عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، تو اس سے مراد صرف اس شخص نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

سوال نمبر 3:- عن ابى مجلز قال سألت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ركعة من اٰخر الليل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کے مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) رکعات وتر کے بارے میں صرف احناف کا مذہب دلائل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر سے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے۔ میں نے سوال کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رات کے آخری حصہ کی ایک رکعت ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

مذکورہ حدیث کا مذہب:

مذکورہ حدیث امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ ان کے نزدیک نماز وتر ایک ہی رکعت ہے۔

(ب) رکعات وتر سے متعلق احناف کا مؤقف مع الدلائل:

نماز وتر واجب ہے اور نماز وتر تین رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، نہ درود پڑھے اور نہ سلام پھیرے جیسے نماز مغرب میں کرتے ہیں۔ اگر قعدہ اولیٰ بھول گیا، تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ ملانا واجب ہے۔

سیر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک، تین، پانچ اور اسی طرح گیارہ رکعت سے وتر بناتے تھے۔

تین رکعت والی روایت مضطرب ہے۔

ایک غیر معروف روایت میں سترہ (۱۷) رکعت وتر کا ذکر ہے۔

تمام رکعتیں جنہیں ہم نے وتر کا نام دیا ہے، یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی نماز یعنی تہجد تھی اور رات کو تہجد پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

دلائل:

1- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے گا۔

2- سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ○ دوسری رکعت میں سورۃ الکٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص و معوذتین پڑھتے تھے۔

3- ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے لیکر فجر تک جو رکعات ادا کرتے ان کی تعداد گیارہ تھی۔

سوال نمبر 4:- عن جابر قال طلقت خالة لی فارادت ان تخرج فی عدتها الی نخل لها فقال لها رجل لیس ذلك لك فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال اخرجی الی نخلك وجدیه فعسی ان تصدقی وتصنعی معروفا .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر اعراب: عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَةٌ لِّیْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَخْرُجَ فِیْ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

عِدَّتِهَا اِلٰى نَخْلٍ لَّهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُخْرُجِيْ اِلٰى نَخْلِكِ وَجُدِّيْهِ فَعَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ وَتَصْنَعِيْ مَعْرُوْفًا .

(ب) عدتِ وفات اور عدتِ طلاق کے دوران عورت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟

ترجمہ عبارت: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہوگئی، پس انہوں نے عدت کے دوران باغ میں جانا چاہا، تو ایک شخص نے انہیں کہا: تمہیں اس کا حق حاصل نہیں۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، تو آپ نے فرمایا: تم اپنے باغ میں جاؤ اور وہاں محنت مزدوری کرو۔ ہوسکتا ہے تم صدقہ کرو اور اس کو نیکی کے کاموں میں استعمال کرو۔

(ب) دورانِ عدت گھر سے باہر جانا:

کچھ حضرات کے نزدیک عدت وفات یا عدت طلاق میں عورت (اپنی عدت کے دوران) جہاں چاہے سفر کرسکتی ہے۔ اس سے متعلق انہوں نے مذکورہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

کچھ حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے، وہ کہتے ہیں:

عدت وفات کے دوران عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے گھر سے دن کے وقت نکل سکتی ہے لیکن رات اسے اپنے گھر میں ہی بسر کرنا ہوگی۔ البتہ عدت طلاق کے دوران عورت دن یا رات میں کسی بھی وقت گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔

دلائل:

1- سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ تم تین دن تک گھر میں رہو، اس کے بعد جو چاہو کرسکتی ہو۔ یہ حکم ایک مخصوص وقت کے لیے تھا بعد میں منسوخ ہوگیا اور عورتوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ ایسی صورت میں چار ماہ دس دن تک عدت میں رہیں۔

2- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس عورت کا شوہر فوت ہوجائے، وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات بسر نہیں کرسکتی۔

3- حضرت علقمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دے دی، پھر وہ عراق چلے گئے۔ اس عورت نے ابن مسیب، سالم، سلیمان بن یسار وغیرہ سے پوچھا: کیا وہ اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟ تو ان سب نے جواب دیا: نہیں، تم اپنے گھر میں رہو۔

☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الاولیٰ: لصحیح البخاری

الملاحظة: اجب عن ثلثة فقط .

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرِیْلُ وَکَانَ یَلْقَاہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَیُدَارِسُہُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وحی کی تعریف اور وحی کی مختلف صورتوں میں سے کوئی دو تحریر کریں؟ ۶+۸=۱۴

سوال نمبر۲: قال انس رضی اللہ عنہ اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دارنا هذه فاستسقی فحلبنا شاة لنا، ثم شبته من ماء بئرنا هذه فاعطیته و ابوبکر رضی اللہ عنہ عن یساره وعمر رضی اللہ عنہ تجاهه واعرابی عن یمینه فلما فرغ قال عمر رضی اللہ عنہ هذا ابوبکر رضی اللہ عنہ فاعطی الاعرابی فضله ثم قال الأیمنون الأیمنون

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(ب) مختصر تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ اس حدیث مبارک سے ہماری کیا تربیت ہوتی ہے؟ ۸

سوال نمبر۳: اسعمل النبی رجلا من الازد علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم وهذا اهدی لی قال فهلا جلس فی بیته ابیه او بیت امه فینظر ایهدی له ام لا والذی نفسی بیده لایأخذ احد منه شیئا الا جاء به یوم القیامة یحمله علی رقبته ان کان بعیر اله رغاء او بقره لها خوار او شاة تیعر

(الف) حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(ب) عمال وحکام کو ملنے والے تحائف کے بارے حکم شرعی کی وضاحت کریں؟ ۸

سوال نمبر۴: عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال ما عاب النبی صلی اللہ علیه وسلم طعاماقط ان اشتهاه اکله والاترکه

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(الف) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے تین آداب زینت قرطاس کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

سئل البراء رضی اللہ عنہ اکان وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل السیف؟ قال لابل مثل القمر .

(ب) ترجمہ کریں اور رخ نبوی کو چاند کے مشابہ قرار دینے کی حکمت تحریر کریں؟ ۸+۵=۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَکَانَ یَلْقَاہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَیُدَارِسُہُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کی تعریف اور وحی کی مختلف صورتوں میں سے کوئی دو تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی انسان تھے، رمضان المبارک کے مہینے میں آپ زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے میں روزانہ رات کے وقت آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا ورد کرتے تھے۔ بھلائی کے حوالے سے آپ ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کا مظاہرہ فرماتے تھے۔

(ب) وحی کی تعریف:

وحی اس کلام کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرف نازل فرماتا ہے۔

بالفاظ دیگر وحی کا اصطلاحی معنی یہ ہے: اللہ کے نبیوں میں سے کسی نبی پر جو کلام نازل کیا جاتا ہے وہ

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

وحی ہے۔

وحی کی صورتیں:

وحی کی متعدد صورتیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(i) گھنٹی کی آواز کی صورت میں آپ کے پاس وحی آتی تھی۔

(ii) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں کوئی معنی القاء کیا جاتا تھا۔

(iii) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں کوئی واقعہ دکھا دیا جاتا تھا۔

(iv) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ انسانی شکل میں آتا تھا۔

سوال نمبر۲: قال انس رضی الله عنه اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى دارنا هذه فاستسقى فحلبنا شاة لنا، ثم شبته من ماء بئرنا هذه فاعطيته و ابوبكر رضى الله عنه عن يساره وعمر رضى الله عنه تجاهه واعرابى عن يمينه فلما فرغ قال عمر رضى الله عنه هذا ابوبكر رضى الله عنه فاعطى الاعرابى فضله ثم قال الأيمنون الأيمنون

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ اور خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں؟

(ب) مختصر تشریح کرتے ہوئے بتائیں کہ اس حدیث مبارک سے ہماری کیا تربیت ہوتی ہے؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں ہمارے اس گھر میں تشریف لائے، آپ نے پینے کے لیے کچھ مانگا، ہم نے آپ کے لیے اپنی بکری کا دودھ دوہ لیا، پھر اپنے اس کنویں سے اس میں کچھ پانی ملایا، وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں طرف موجود تھے، حضرت عمر آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا۔ جب آپ پی کر فارغ ہوئے، تو حضرت عمر نے عرض کیا: حضرت ابوبکر اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بچا ہوا اس دیہاتی کو دیا اور فرمایا: دائیں طرف والا پہلے ہوگا، دائیں طرف والا پہلے ہوگا۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

اتانا: صیغہ مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص یائی از جیسے ضَرَبَ نَا يَضْرِبُ نَا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔

فحلبنا: صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معروف صحیح از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں چند امور کی طرف راہنمائی کی گئی ہے جو یہ ہیں:

(i) اگر کوئی دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کیا جائے۔

(ii) پینے کے لیے دودھ میں پانی ملایا جا سکتا ہے لیکن بیچنے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(iii) دودھ پینا مسنون ہے۔

(iv) بغیر کسی شرعی مانع اور عذر کے ہدیہ قبول کیا جائے۔

(v) مجلس میں کسی مشروب یا کھانے پینے کی چیز کی تقسیم میں دائیں طرف سے ابتداء کی جائے گی اگرچہ بائیں جانب زیادہ اہل شرف لوگ موجود ہوں۔

سوال نمبر۳: اسعمل النبی رجلا من الازد علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم وهذا اهدی لی فقال فهلا جلس فی بیته ابیه او بیت امه فینظر ایهدی له ام لا والذی نفسی بیده لایأخذ احد منکم شیئا الا جاء به یوم القیامة یحمله علی رقبة ان کان بعیر اله رغاء او بقره لها خوار او شاة تیعر

(الف) حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عمال وحکام کو ملنے والے تحائف کے بارے حکم شرعی کی وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں؟

ترجمۃ الحدیث:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے پر مامور کیا، وہ آیا اور بولا: یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے تاکہ پتہ چلتا کہ انہیں تحفہ ملتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جو بھی شخص اس طرح کی کوئی بھی چیز وصول کرے گا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ آواز نکال رہا ہوگا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ بھی اپنی مخصوص آواز نکال رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو وہ بھی منمنا رہی ہوگی۔

(ب) عمال وحکام کو ملنے والے تحائف کا شرعی حکم:

حکومت کا منصب دار ہوتے ہوئے معین حق سے زیادہ لینا خواہ لوگ اپنی مرضی سے کیوں نہ دیں اور

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کہیں کہ یہ ہدیہ ہے، تو وہ مال بھی بیت المال کا حق ہے اور قومی امانت ہے۔ اسے ذاتی تصرف میں لانا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اگر یہ گھر بیٹھ جائیں تو یہ تحائف ان کو نہیں ملنے تھے اور جو ہدیہ کسی ناجائز یا غیر قانونی کام کرانے کے لیے دیا جائے وہ رشوت ہے لینے والے کے لیے ہر حال میں حرام ہے اور دینے والا اگر ظلم سے بچنے یا اپنا حق حاصل کرنے کے لیے دے تو اس کے حق میں رشوت نہیں ہے۔

سوال نمبر۴: عن ابی هريرة رضی الله عنه قال ما عاب النبی صلی الله علیه وسلم طعاماقط ان اشتهاه اكله والاتركه

(الف) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے تین آداب زینت قرطاس کریں؟

سئل البراء رضی الله عنه اكان وجه النبی صلی الله علیه وسلم مثل السيف؟ قال لابل مثل القمر۔

(ب) ترجمہ کریں اور رخ نبوی کو چاند کے مشابہ قرار دینے کی حکمت تحریر کریں؟

جواب: ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے میں کوئی نقص نہیں نکالا، آپ کو کوئی چیز پسند ہوتی تھی تو اسے کھالیتے تھے اور اگر ناپسند ہوتی تو چھوڑ دیتے تھے۔

کھانے کے آداب:

کھانا کھانے کے آداب مندرجہ ذیل ہیں:

(i) کھانے پینے والی چیزوں میں عیب نہ نکالا جائے۔

(ii) کھانا سامنے آئے تو اطمینان سے کھایا جائے۔

(iii) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائیں، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

(ب) ترجمۃ الحدیث:

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی مانند تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی مانند تھا۔

رخ نبوی کو چاند سے تشبیہ دینے کی حکمت:

سائل نے اس حدیث مبارکہ میں آپ کے رخ انور کی بابت جاننا چاہا کہ آیا وہ کیسا تھا، تلوار کی طرح

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

لمبوترا اور چمکدار تھا یا پھر اور طرح کا تھا؟ حضرت براء نے جواب دیا کہ وہ تلوار کی مانند لمبوترا نہیں بلکہ چاند کی مانند گول تھا۔ تلوار سے زیادہ روشن و چمکدار تھا۔ چاند سے تشبیہ دے کر آپ کے چہرہ مبارک کی ملاحت واضح کر دی گئی۔ چاند سے تشبیہ دینے کا ایک مقصد یہ بھی ہے آپ کے چہرہ مبارک کو سب سے حسین چیز سے تشبیہ دی جائے ورنہ یہ سورج، چاند اور سب آپ کے نور سے پیدا اور روشن کیے گئے ہیں۔ سو یہ تمام چیزیں فروع اور آپ کا نور اصل ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثانية: لصحيح مسلم

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ، فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا .

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہوگیا اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا مؤقف مدلل لکھیں؟ ۱۴

سوال نمبر۲: عن انس رضی اللہ عنہ عنه قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرة جمیعا قال بکر: فحدثت بذلك ابن عمر، فقال، لبی بالحج وحده فلقیت انسا فحدثته بقول ابن عمر، فقال انس: ما تعدوننا الا صبیانا، سمعت رسول اللہ یقول: لبیك عمرة و حجا

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات لکھیں؟ ۱۰+۱۲=۲۲

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟ ۱۱

سوال نمبر۳: عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، قَالَ لَمَّا ادَّعٰى زِيَادٌ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ؟ اِنِّيْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعَ اُذُنَايَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ غَيْرَ اَبِيْهِ، يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ وَاَنَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(الف) حدیث مذکور کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا معنی کیا ہوگا؟ ۱۳

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

احناف وشوافع کا مذہب مع الدلائل درج ذیل ہے:

احناف کا مذہب:

احناف کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد اس کا سر اور چہرہ کفن سے ڈھانپا جائے گا۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ محرم کی وفات کے بعد اس کا احرام قائم نہیں رہتا۔ اس کی تجہیز وتکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی۔

آپ اس حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کاموں (صدقہ جاری، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور نیک وصالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے) کے سوا موت سے ابن آدم کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے۔

پس احرام بھی اس کے اعمال میں سے ایک عمل ہے، تو مرنے کے ساتھ احرام بھی باقی نہ رہا، کیونکہ اگر احرام باقی رہتا تو میت کی طرف سے طواف کیا جاتا اور اس کے باقی مناسک بھی پورے کیے جاتے۔

مصنف عبدالرزاق میں عطاء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے چہرے ڈھانپ دو اور ان کو یہود سے مشابہ مت کرو۔

آپ کے مؤقف کی تائید میں مؤطا میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے حضرت واقد حالت احرام میں وفات پا گئے تو انہوں نے اسے کفن دیا۔ اس کا سر اور چہرہ ڈھانپا اور کہا: اگر ہم محرم نہ ہوتے تو تمہیں خوشبو بھی لگاتے۔

شوافع کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد بھی اس کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز وتکفین عام اموات کی طرح نہیں کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں: جب محرم فوت ہو جائے تو اس کو خوشبو لگانا، سلے ہوئے کپڑے پہنانا اور اس کا سر ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔ ان کے موافقین کے نزدیک محرم کا سر ڈھانپنا حرام ہے اور چہرہ ڈھانپنا حرام نہیں۔ آپ کی دلیل سوال میں مذکورہ حدیث ہے۔

احناف کی طرف سے جواب:

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ یہ حکم اس شخص کی خصوصیت کی بناء پر تھا، کیونکہ حدیث میں عموم کا لفظ نہیں ہے۔ اس لیے دوسرے فوت ہونے والے محرمین پر اس کا حکم لاگو نہ ہوگا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر۴: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا، وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ، کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ حلاوت ایمان سے کیا مراد ہے؟ ۲+۳+۸=۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْہُ نَاقَتُہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ، وَلَا تَمَسُّوْہُ بِطِیْبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ، فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُلَبِّیًا۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو گیا اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا موقف مدلل لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حالت احرام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ وہ اپنی اونٹنی سے گر کر انتقال کر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو، کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے زندہ ہوگا۔

(ب) محرم مردے کا سر اور چہرہ ڈھانپنے میں اختلاف:

احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو جائے اس کا سر اور چہرہ کفن میں ڈھانپا جائے گا یا نہیں؟ اس میں

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

احناف وشوافع کا مذہب مع الدلائل درج ذیل ہے:

احناف کا مذہب:

احناف کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد اس کا سر اور چہرہ کفن سے ڈھانپا جائے گا۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ محرم کی وفات کے بعد اس کا احرام قائم نہیں رہتا۔ اس کی تجہیز وتکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی۔

آپ اس حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کاموں (صدقہ جاری، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور نیک وصالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے) کے سوا موت سے ابن آدم کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے۔

پس احرام بھی اس کے اعمال میں سے ایک عمل ہے، تو مرنے کے ساتھ احرام بھی باقی نہ رہا کیونکہ اگر احرام باقی رہتا تو میت کی طرف سے طواف کیا جاتا اور اس کے باقی مناسک بھی پورے کیے جاتے۔

مصنف عبدالرزاق میں عطاء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے چہرے ڈھانپ دو اور ان کو یہود سے مشابہ مت کرو۔

آپ کے مؤقف کی تائید میں مؤطا میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے حضرت واقد حالت احرام میں وفات پا گئے تو انہوں نے اسے کفن دیا۔ اس کا سر اور چہرہ ڈھانپا اور کہا: اگر ہم محرم نہ ہوتے تو تمہیں خوشبو بھی لگاتے۔

شوافع کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد بھی اس کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز وتکفین عام اموات کی طرح نہیں کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں: جب محرم فوت ہو جائے تو اس کو خوشبو لگانا سلے ہوئے کپڑے پہنانا اور اس کا سر ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔ ان کے موافقین کے نزدیک محرم کا سر ڈھانپنا حرام ہے اور چہرہ ڈھانپنا حرام نہیں۔ آپ کی دلیل سوال میں مذکورہ حدیث ہے۔

احناف کی طرف سے جواب:

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ یہ حکم اس شخص کی خصوصیت کی بناء پر تھا، کیونکہ حدیث میں عموم کا لفظ نہیں ہے۔ اس لیے دوسرے فوت ہونے والے محرمین پر اس کا حکم لاگو نہ ہوگا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سوال نمبر۲: عن انس رضی الله عنه عنه قال: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یلبی بالحج والعمرة جمیعا قال بکر: فحدثت بذلك ابن عمر، فقال، لبی بالحج وحده فلقیت انسا فحدثته بقول ابن عمر، فقال انس: ما تعدوننا الا صبیانا، سمعت رسول الله یقول: لبیك عمرة و حجا

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قران، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات لکھیں؟

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ (بکر کہتے ہیں:) میں نے اس کا ذکر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا: وہ بولے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا، پھر میں حضرت انس سے دوبارہ ملا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں بتایا، تو وہ کہنے لگے: تم ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے: میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں۔

اصطلاحات کی تعریفات

حج قران:

قرآن کا لغوی معنی ہے: دو چیزوں کو جمع کرنا۔ اصطلاح میں حج قران سے مراد یہ ہے کہ میقات سے حج وعمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جائے۔

حج تمتع:

حج تمتع اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں میقات سے اشہر حج میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے اور مناسک عمرہ مکمل کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔ پھر جب حج کے دن شروع ہوں، تو دوبارہ حج کا احرام باندھا جائے اور حج ادا کیا جائے۔

حج افراد:

حج افراد یہ ہے کہ محرم صرف اکیلے حج کا احرام باندھے اور جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف قدوم اور حج کی سعی کرلے، نہ تو سر منڈائے اور بال چھوٹے کروائے اور نہ ہی احرام کھولے بلکہ عید کے دن جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک اسی احرام میں رہے گا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) حج قران ادا کرنے کا طریقہ:

حج قران کا طریقہ کار یہ ہے کہ محرم میقات سے حج وعمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھے اور نماز کے بعد کہے: ''اے اللہ میں حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، پس تو انہیں میرے لیے آسان فرمادے اور انہیں میری طرف سے قبول فرمالے۔ پھر جب مکہ میں داخل ہو تو طواف عمرہ کرنے کے ساتھ آغاز کرے۔ پس بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف کرے پہلے تین چکروں میں رمل کرے اور باقی چار میں عام طریقے سے چلے۔ اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرے۔ یہ عمرہ کے افعال ہیں۔ اس کے بعد پھر طواف قدوم اور سعی کرے۔ اب جب رمی کرے تو ایک بکری، یا گائے اور یا اونٹ ذبح کرے یا اونٹ اور گائے کا ساتواں حصہ لے۔

سوال نمبر۳: عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، قَالَ لَمَّا ادَّعٰی زِیَادٌ لَقِیْتُ اَبَا بَکْرَةَ، فَقُلْتُ لَهٗ: مَا هٰذَا الَّذِیْ صَنَعْتُمْ؟ اِنِّیْ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ سَمِعَ اُذُنَایَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اَبًا فِی الْاِسْلَامِ غَیْرَ اَبِیْهِ، یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ فَقَالَ اَبُوْبَکْرَةَ وَاَنَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

(الف) حدیث مذکور کا عکس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا معنی کیا ہوگا؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

ابو عثمان بیان کرتے ہیں جب زیاد نے اپنے نسب (سے ہٹ کر دوسرے نسب) کا دعویٰ کیا، تو میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا: یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ (وہ فرماتے ہیں) کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مسلمان جان بوجھ کر (اپنے نسبی تعلق کو) اپنے والد کی بجائے کسی اور کی طرف سے منسوب کرے، اس پر جنت حرام ہوگی۔ حضرت ابوبکرہ نے جواب دیا: میں نے بھی رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

زیاد کی والدہ زمانہ جاہلیت میں حارث بن کلاہ کی باندی تھی اور وہ حضرت ابوبکرہ کے اخیافی بھائی تھے۔ حارث بن کلاہ اور سمیہ سے ہی ابوبکرہ کی پیدائش ہوئی۔ بعد ازاں حارث نے سمیہ کی شادی ایک آزاد غلام سے کردی۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ابوسفیان نے بھی جب کہ وہ طائف گئے ہوئے تھے نے سمیعہ سے زمانہ جاہلیت رائج نکاح جیسا نکاح کیا تھا۔ دونوں کی مباشرت سے زیاد پیدا ہوئے۔ اس طرح ابوبکرہ اور زیاد ماں شریک بھائی ہوئے۔ سمیعہ نے زیاد کو ابوسفیان کی طرف منسوب کیا کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت زیاد نے حضرت معاویہ سے صلح کر لی اور ایک شخص کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا تا کہ وہ ابوسیان کے بارے بتلائیں۔ حضرت معاویہ بھی زیاد کو اپنے نسب کے ساتھ لاحق کرنے کی طرف مائل تھے۔ چنانچہ انہوں نے گواہ طلب کیے جو اس واقعہ میں واقف ہوں۔ چنانچہ بصرہ کے چند رہنے والوں نے اس بات کی گواہی دی کہ زیاد کا نسب ابوسفیان سے ملتا ہے۔ لیکن ان کے ماں شریک بھائی حضرت ابوبکرہ اس الحاق کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(ب) نسب سے انکار کرنے والے کا حکم:

جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرے وہ کافر نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص جانتے ہوئے بھی اپنے نسب کو غیر باپ سے ملائے تو اس نے کفر کیا، اس کا مطلب ہے کہ اگر وہ حلال سمجھ کر ایسا کرے تو پھر اس پر جنت حرام ہے یا پھر اس کا مطلب ہے کہ اس نے رحمت کا انکار اور احسان فراموشی کی اور اللہ تعالیٰ اور اپنے باپ کے حق سے منہ پھیرا۔ اس کفر سے مراد وہ کفر نہیں جو ملت اسلام سے نکال دے۔

جنت کے حرام ہونے کا وہی مطلب ہے کہ وہ صرف جان کر ایسا کرے۔

سوال نمبر۴: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا، وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ، کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔

(الف) اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ حلاوت ایمان سے کیا مراد ہے؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جس شخص میں یہ تین خوبیاں موجود ہوں گی، وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت (مٹھاس) کو پالے گا۔ ایک جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھے، دوسرا ہر کسی سے محبت اللہ کے لیے کرے اور تیرا جب اللہ نے کفر سے نجات دی تو وہ کفر کی طرف لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

(ب) ایمان کا لغوی معنی:

ایمان کا لغوی معنی ہے "تصدیق کرنا" کسی بات کو دل سے مان لینا۔

ایمان کا شرعی معنی:

ایمان کا شرعی معنی یہ ہے کہ تمام عقائد اسلامیہ کا دل سے مان لینا اور زبان سے اقرار کرنا یعنی اللہ کی وحدانیت، رسول اللہ کی رسالت کی گواہی، ملائکہ، آسمانی کتب، تقدیر وغیرہ کو دل سے مان لینا۔

حلاوت ایمان کا مطلب:

حلاوت ایمان سے مراد یہ ہے کہ انسان کو عبادت کرنے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر مشقت برداشت کرنے میں لذت حاصل ہو۔ جس شخص میں مذکورہ بالا تین خوبیاں موجود ہوں گی، وہی شخص ایمان کا مزہ چکھ سکتا ہے۔ وہی ایمان کی مٹھاس کو محسوس کر سکتا ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ احادیث کی روشنی میں اختلاف احناف وغیر مقلدین مع دلائل تحریر کریں؟ ۱۴

سوال نمبر۲: عن النعمن بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعير خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبيب خمرا ومن العسل خمرا۔

(الف) ترجمہ تحریر کریں اور خمر کا لغوی وشرعی معنی لکھیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف میں مذکور خمر کی اقسام کا کیا حکم ہے؟ اختلاف فقہاء مع دلائل سپرد قلم کریں؟ ۱۳

سوال نمبر۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک جامع الترمذی کی شمائل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر۴: عن انس ان ناسا من عرينة قدمو المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها ابو الها هذا حديث حسن صحيح غريب۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(الف) ترجمہ تحریر کریں نیز حدیث کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا پلید؟ اس بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف مع الدلائل تحریر کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

الورقة الثالثة: لجامع الترمذی

سوال نمبر۱: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ احادیث کی روشنی میں اختلاف احناف و غیر مقلدین مع دلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی؟ تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے چار رکعت پڑھتے تم ان کے حسن اور طوالت کے بارے نہ پوچھو، پھر چار رکعت نماز ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(ب) وتر کی رکعات میں احناف اور غیر مقلدین کا اختلاف:

وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ اس میں احناف اور غیر مقلدین کا اختلاف ہے۔

احناف کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں اور ان کی دلیل اوپر والی حدیث ہے، جو سوال میں مذکور ہوئی۔ اس کے علاوہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ حدیث ہے جس میں وہ بیان کرتے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا یعنی ایک رکعت نماز پڑھنے سے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رکعت وتر کو ہرگز کافی نہیں سمجھتا۔ غیر مقلدین کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے۔ ان کی دلیل ام المومنین حضرت ام سلمہ کی بیان کردہ یہ حدیث ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى من الليل احدى عشرة ركعة فلما كبر وضع اوتر.

اسی طرح صحیحین میں سیدنا عبداللہ عمر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''رات کی نماز'' دو دو رکعتیں ہیں اور جب تم سے کوئی صبح کا خوف کرے تو ایک رکعت پڑھے، تو یہی اس کے وتر ہو جائیں گے۔ (او کما قال علیہ السلام)

سوال نمبر۲: عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعير خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبيب خمرا ومن العسل خمرا۔

(الف) ترجمہ تحریر کریں اور خمر کا لغوی و شرعی معنی لکھیں؟

(ب) حدیث شریف میں مذکور خمر کی اقسام کا کیا حکم ہے؟ اختلاف فقہاء مع دلائل سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت بشیر بن نعمان روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے، جو سے شراب بنائی جاتی ہے، کھجور سے شراب بنائی جاتی ہے، شہد سے شراب بنائی جاتی ہے۔

خمر کا لغوی معنی:

خمر کا لغوی معنی ہے ڈھانپنا، لیکن امام اعظم کے نزدیک لغت میں خمر انگور کے اس کچے شیرہ کو کہتے ہیں جو پڑے پڑے سڑ کر جھاگ چھوڑ دے۔

شرعی معنی:

اصطلاح شریعت میں ہر بہنے والی مسکر کو خمر کہتے ہیں چاہے انگور سے لی جائے یا کشمش یا کھجور وغیرہ سے۔

(ب) خمر کی اقسام کا حکم:

حرام شرابیں چار ہیں۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

13

(۱) خمر:

یعنی انگور کا کچا شیرہ جب اس میں جوش آئے اور اس پر جھاگ آئے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بالاتفاق حرام ہے، اس کو حلال جاننے والا کافر ہے اور یہ نجاست غلیظہ ہے۔ اس کا قلیل و کثیر مقدار حرام ہے۔ اس کے پینے والے پر حد لگائی جائے گی خواہ نشہ ہو یا نہ ہو۔

(۲) طلاء:

انگور کا شیرہ جب پکایا جائے، دو تہائی سے کم ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے، تو اسے طلاء کہتے ہیں۔

(۳) مسکر:

یعنی چھوہارے یا کھجوریں پانی میں بھگو دی جائیں اور گل جائیں اور پانی میٹھا ہو جائے پھر اس میں جوش آئے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

(۴) نقیع الزبیب:

یعنی خشک انگور یا منقعہ پانی میں بھگو دیا جائے اور اس میں جوش پیدا ہو اور نشہ آور ہو جائے۔

تینوں کا حکم:

آخری تینوں قسمیں بھی اول کی طرح بالاتفاق حرام ہیں مقدار قلیل ہو یا کثیر۔ ایک روایت میں آخری تینوں نجاست خفیفہ ہیں۔

سوال نمبر۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک جامع الترمذی کی شمائل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: (الف): حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے تھے، نہ ہی بہت زیادہ (چونے کی طرح) سفید تھے اور نہ ہی بالکل گندمی رنگ کے تھے اور نہ ہی گھنگریالے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) حلیہ مبارک:

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بڑی تفصیل سے بیان کرتے تھے، میری خواہش یہ تھی کہ وہ میرے سامنے کچھ بیان کریں تاکہ میں اسے یاد رکھوں، تو انہوں نے بتایا: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان والے اور معزز تھے۔ آپ کا چہرۂ انور یوں چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور آپ کے بال مبارک ذرا سے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر آپ کے سر مبارک میں مانگ از خود نکل آتی تو آپ اسے ویسے ہی رہنے دیتے۔ البتہ خود اہتمام کے ساتھ نہیں نکالتے تھے۔ آپ بالوں کو بڑھایا کرتے تھے، وہ کانوں کی لو سے نیچے آجایا کرتے تھے۔ آپ چمکدار رنگت کے مالک تھے، آپ کی پیشانی کشادہ تھی، آپ کے ابرو خم والے تھے، باریک تھے، گھنے تھے اور ایک دوسرے سے الگ تھے۔ آپ کے دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت سرخ ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کی ناک مبارک تھوڑی سی بلند تھی مگر بہت خوبصورت اور روشن تھی۔ جو شخص آپ کو غور سے دیکھتا تھا وہ یہی خیال کرتا تھا کہ آپ کی ناک مبارک اونچی ہے۔ آپ کی ریش مبارک گھنی تھی، آپ کے رخسار نرم تھے اور ہموار تھے۔ آپ کا منہ کشادہ تھا، آپ کے دانتوں کے درمیان ہلکا سا خلا تھا، آپ کا چہرہ گول نہیں تھا، تاہم کسی حد تک چہرہ انور میں گولائی کا عنصر موجود تھا۔ آپ سرخی مائل سفید رنگ کے مالک تھے۔ آپ کی آنکھیں انتہائی سیاہ تھیں، پلکیں گھنی تھیں۔ ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور تلوار کی طرح چمکتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح چمکتا تھا۔

سوال نمبر۴: عن انس ان ناسا من عرينة قدمو المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابو الها هذا حديث حسن صحيح غريب .

(الف) ترجمہ تحریر کریں نیز حدیث کی وضاحت کریں؟

(ب) حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا پلید؟ اس بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف مع الدلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) حدیث کا ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل عرینہ سے کچھ لوگ مدینہ آئے، تو وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی، پس انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں کی طرف بھیجا اور فرمایا:

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

''اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو''۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حدیث کی وضاحت:

قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی اور ''جوئی'' بیماری نے انہیں پکڑ لیا۔ نبی علیہ السلام نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم دیا۔ وہ یہ چیزیں پی کر تندرست ہو گئے۔ پھر ان کی نیت بگڑ گئی تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ چرا کر لے گئے۔ ایک چرواہے نے آ کر مدینہ خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا جو اونٹوں سمیت انہیں گرفتار کر کے لے آیا اور انہیں چوری کی سزا دی۔

''جوئی'' بیماری میں اونٹوں کا دودھ پیا جاتا ہے جبکہ پیشاب سونگھا جاتا ہے پیا نہیں جاتا۔ بخاری شریف کی روایت میں صرف دودھ پینے کا ذکر ہے، پیشاب کا نہیں۔ یہاں جو حدیث ہے اس کا مطلب یہ ہے: اشربوا البانها و ابوالها'' یعنی اونٹوں کا دودھ پیو اور پیشاب سونگھو۔ پھر دوسرے فعل کو حذف کر کے اس کے عمل کو پہلے فعل کے ساتھ جوڑ دیا تو اشربوا من البانها و ابوالها ہو گیا۔

(ب) حلال جانوروں کے پیشاب کا حکم:

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام شافعی علیہم الرحمۃ کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب ناپاک اور پلید ہے۔ امام محمد کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک بھی جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کا پیشاب پاک ہے سوائے ان جانوروں کے جو ناپاکی کھاتے ہیں۔

امام مالک اور امام محمد کی دلیل سوال میں مذکور حدیث مبارکہ ہے۔

جس میں اہل عرینہ کو اونٹوں کا پیشاب پینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر حلال جانوروں کا پیشاب پلید ہوتا تو نبی کریم علیہ السلام پینے کا حکم صادر نہ فرماتے۔ یہی مؤقف اور دلیل حنابلہ کی ہے۔

احناف کی دلیل حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ہے کہ کپڑے کو پانچ چیزوں سے دھویا جائے گا۔ انہوں نے ان پانچ میں ایک پیشاب کو شمار کیا (خواہ حلال جانور کا ہو یا حرام کا)۔

ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے فرمایا: پیشاب سے بچو بے شک عام طور پر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے: ''ویحرم علیهم الخبائث'' اور وہ نبی ان پر گندی چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ طبیعت سلیمہ پیشاب کو گندا سمجھتی ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الرابعة: السنن لابی داؤد

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّ ... اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُنَّ قَالَ ... رك بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا ... بِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح کریں؟ ۱۰

(ج) وصیت کا لغوی اور شرعی معنی تحریر کریں؟ ۴

سوال نمبر۲: عن جابر بن عبداللہ انه اخبره ان اباه توفی وترك علیه ثلاثین وسقالرجل من یهود فاستنظره جابر فابی فکلم جابر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یشفع له الیه فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلم الیهودی لیاخذ ثمر نخله بالذی له علیه فابی وکلمه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینظره فابی ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۳

(ب) حدیث شریف کی تشریح سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے برکات پر جامع نوٹ قلمبند کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطَّالِبَ الْبَیِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهٗ بَیِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوْبَ فَحَلَفَ بِاللهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلٰی قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ غُفِرَ لَكَ بِاِخْلَاصِ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح تحریر کریں؟ ۱۰

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ج) نذر کا مفہوم بیان کریں؟ ۳

سوال نمبر۴: عن ابی مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اجار کم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا وان لا یظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالة

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟ ۱۰

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی قلمبند کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داؤد

سوال نمبر۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح کریں؟

(ج) وصیت کا لغوی اور شرعی معنی تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کر دینے والے اعمال سے بچو، عرض کی گئی یارسول اللہ! وہ کون سے (اعمال) ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور پاکدامن غافل عورتوں پر (زنا کا) الزام لگانا۔

(ب) حدیث کی تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں سات ایسے اعمال بتائے گئے جن کو کرنے سے انسان تباہی و بربادی کے دہانے پر آ کھڑا ہوتا ہے۔ ان میں سب سے پہلا شرک ہے یعنی اللہ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا، کیونکہ مشرک کی اللہ تعالیٰ کبھی بخشش نہ کرے گا۔ دوسری چیز یہ ہے جادو کرنا، کسی ایسی جان کو قتل کرنا جس کے قتل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو۔ بغیر اس صورت کے جب ایسا کرنے کا کوئی شرعی جواز موجود ہو۔ تیسری چیز ہے سود لینا چاہے اسے کھایا جائے یا کسی بھی انداز میں اس سے نفع حاصل کیا جائے۔ یتیم کے مال میں ناحق تصرف کیا جائے اور کفار کے ساتھ جنگ میں راہ فرار اختیار کرنا، اس سے اسلام کی عزت وحرمت متاثر ہو اور بے گناہ اور پاکدامن عورتوں پر زنا کا بہتان لگایا جائے۔ یہ سارے کبیرہ گناہ ہیں، تاہم

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

ان میں سب سے بڑا شرک ہے، کیونکہ یہ کبھی معاف نہیں ہوگا۔ مشرک ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس کے برعکس دوسرے کبیرہ گناہوں کو اگر اللہ چاہے گا تو معاف فرمادے گا، بصورت دیگر اس کے مرتکب کو سزا ملے گی۔ اس کے بعد اسے جنت میں بھیج دیا جائے گا، اگر وہ مومن ہوگا۔

(ج) وصیت کا لغوی معنی:

وصیت کا لغوی معنی ہے "کسی کام کو کرنے کا عہد کرنا"۔

شرعی معنی:

کسی پر احسان کرتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانے کو وصیت کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر۲: عن جابر بن عبدالله انه اخبره ان اباه توفى وترك عليه ثلاثين وسقالرجل من يهود فاستنظره جابر فابى فكلم جابر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يشفع له اليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم اليهودى لياخذ ثمر نخله بالذى له عليه فابى وكلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينظره فابى .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح سپرد قلم کریں؟

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے برکات پر جامع نوٹ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد وفات پاگئے ان کے ذمے ایک یہودی کا تیس وسق قرض تھا، حضرت جابر نے مہلت مانگی اور اس نے انکار کر دیا۔ حضرت جابر نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کر دیں نبی اکرم آئے اور آپ نے یہودی سے بات کی کہ وہ ان کے باغ کا پھل وصول کرے اس چیز کے عوض جو ان کے والد کے ذمہ تھی، تو اس نے اس سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بارے میں بات کی کہ وہ حضرت جابر کو مہلت دیدے مگر اس نے یہ بات بھی نہ مانی۔

(ب) تشریح وتوضیح:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ انہیں اپنے والد گرامی کی وفات کی جب خبر ملی تو ان پر تیس وسق قرض جو ایک یہودی کے دینے تھے۔ وسق ایک پیمانہ ہے جس سے اجناس معلوم

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کرتے ہیں اور ساٹھ صاع کا ہوتا تھا۔ پہلے تو یہودی نے قرض کی مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ جب دیکھا کہ اس نے مہلت نہیں دی تو نبی علیہ السلام باغ میں داخل ہوئے اور اس میں چلتے رہے۔ پھر حضرت جابر سے فرمایا: باغ کا پھل توڑ کر اس کا عوض ادا کرو' جب نبی علیہ السلام واپس تشریف لائے' تو انہوں نے یہودی کا تیس وسق قرض ادا کر دیا۔ اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ قرض ادا کرنا ضروری ہے۔ جس کا دینا ہو اسے معاف کرنے، مہلت دینے کا اختیار ہے، اور اس پر کسی قسم کا جبر نہیں کیا جائے گا۔

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی برکات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر برکات کا سرچشمہ ہے۔

(i) آپ کا چہرہ مبارک:

آپ کا چہرہ مبارک آپ کی صداقت کا گواہ تھا، جو آپ کے چہرے مبارک کی طرف دیکھتا وہ آپ کا بن جاتا۔

(ii) زبان مبارک:

اللہ نے آپ کی زبان مبارک میں بھی برکت رکھی تھی اور آپ کی زبان مبارک سے جب بھی کچھ نکلتا حق کے سوا نہ ہوتا یعنی حق ہی نکلتا۔

(iii) دل مبارک:

آپ کے دل کی یہ خصوصیت و برکت تھی کہ آپ کی آنکھ سو جاتی مگر دل بیدار رہتا۔

(iv) لعاب مبارک:

آپ کے لعاب کی برکت سے بیمار تندرست ہو جاتا۔ اگر کسی زخم پر لگایا جاتا تو وہ ٹھیک ہو جاتا۔

(v) پسینہ مبارک:

آپ کا پسینہ مبارک بھی برکت والا تھا یعنی خوشبو سے بھرا ہوا تھا اور لوگ اسے بطور خوشبو استعمال کرتے تھے۔

(vi) آپ کے ہاتھ مبارک:

آپ کے ہاتھوں میں اللہ نے اس قدر برکت رکھی کہ آپ کا ہاتھ لگتے ہی ایسی بکری بھی دودھ دینے

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

لگ جاتی جس سے نر نے جفتی ہی نہ کی ہوتی۔

(vii) انگلیاں مبارک:

آپ کی انگلیوں میں بھی اللہ نے بڑی برکت رکھی تھی کہ آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑتے۔

(viii) پاؤں مبارک:

اللہ نے آپ کے پاؤں میں بھی بڑی برکتیں رکھی تھیں۔ایک دفعہ آپ جبل احد پر چڑھے تو وہ ہلنے لگا۔ آپ نے اس پر پاؤں لگا کر اسے روکا تو وہ رُک گیا۔

(ix) جسم اطہر:

آپ کا جسم اطہر مٹی پر حرام کر دیا گیا۔غرض کہ آپ وفات کے بعد بھی محفوظ رہے۔

سوال نمبر ۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاسْتَحْلَفَ الْمَطْلُوْبَ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى قَدْ فَعَلْتَ وَلٰكِنْ غُفِرَ لَكَ بِاِخْلَاصِ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح تحریر کریں؟

(ج) نذر کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے مدعی سے ثبوت طلب کیا، اس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ پھر آپ نے مدعی علیہ سے قسم لی۔اس نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے جو تم نے کیا، تمہارے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی وجہ سے تمہاری مغفرت کر دی گئی ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں بتایا گیا ہے ہے اگر کسی مسئلہ میں مدعی کے پاس گواہ موجود نہ ہوں یا کوئی ثبوت نہ ہو تو پھر مدعی علیہ کے ذمہ قسم واجب ہوگی۔ یعنی وہ قسم کھا کر کہے کہ یہ الزام مجھ پر غلط اور جھوٹا ہے دونوں کا شہادت۔

یہ تو اصول شرعی کے خلاف ہے۔ ہمارے نظام قضاء کی بہت حد تک بہتری اور آسانی اسی حدیث پر عمل کے ذریعے ممکن ہوسکتی ہے۔

(ج) نذر کا مفہوم:

اصطلاح شرع میں نذر سے وہ عبادت مقصود ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندے پر واجب نہ ہو مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کرلیا ہو۔

سوال نمبر ۴: عن ابی مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اجار کم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا وان لا یظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالة۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی قلمبند کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کری صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو طے کردیا ہے: ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے دعائے ضرر نہیں کرے گا جس کے نتیجے میں تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ' اہل باطل، اہل حق پر مکمل طور پر غالب نہ آئیں گے۔ تم لوگ گمراہی پر متفق نہیں ہوگے۔

(ب) اہلِ حق:

اہل حق کا مصداق وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام اور تابعین کے مسلک پر ہوں اور اس پر عمل کریں جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ہیں۔

اہلِ باطل:

جو لوگ نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کے راستہ سے الگ ہو کر چلیں وہ اہل باطل ہیں۔ نبی علیہ السلام اور

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صحابہ کرام کی اتباع نہ کریں؟

(ج) امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالاتِ زندگی:

آپ کا نام سلیمان بن اشعث اور کنیت "ابوداؤد" ہے۔ آپ کا اسم منسوب سجستانی ہے۔ آپ ۲۰۲ھ میں سجستان میں پیدا ہوئے۔ مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی تصنیف "تہذیب التہذیب" میں آپ کے اساتذہ کی طویل فہرست دی ہے جن میں "صحاح ستہ" کے دیگر مؤلفین کے اساتذہ بھی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی اور امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کے نام قابل ذکر ہیں۔ آپ نے بہت سی کتب لکھیں جن میں سب سے زیادہ مشہور سنن ابی داؤد ہے۔ ۱۶ شوال ۲۷۵ھ کو تہتر برس کی عمر میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة: سنن النسائي و ابن ماجه

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوالات حل کریں۔

الجز الاول..... سنن النسائی

السوال الاول: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَنَا فِي الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَءَةٌ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰفِيْ رَاَيْكَ فَقَامَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ اِذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَّلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَكَ مِنْ سُوْرِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ فَزَوَّجَهٗ بِمَا مَعَهٗ مِنْ سُوْرِ الْقُرْاٰنِ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار کیا ہے؟ نیز کیا عقد نکاح میں مہر کا ذکر ضروری ہے؟ وضاحت کریں؟

السوال الثاني: عن علی رضی الله عنه قال جهز رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة رضی الله عنها فی خمیل وقربة و وسادة حشوها اذخر

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے جہیز میں کون سا سامان تھا؟

(ب) جہیز کا شرعی حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن علی رضی الله عنه نهی رسول الله ان تحلق المراة راسها

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ ابرو تراشنا، پلکیں بنانا اور چہرے کے بال نوچنا ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشة رضی الله عنها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عشرة من الفطرة

(ب) ''عشرة من الفطرة'' کی تفصیل بیان کریں؟

الجز الثانی..... ابن ماجه

السوال الرابع: عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الناس مفاتیح للخیر مغالیق للشر وان من الناس مفاتیح للشر مغالیق للخیر فطوبی لمن

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جعل الله مفاتيح الخير على يديه وويل لمن جعل الله مفاتيح الشر على يديه

(الف) ترجمہ کریں اور مفاتیح اور مغالیق کی لغوی اور صرفی وضاحت کریں؟

۲۰=۱۰+۱۰

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟ ۵

السوال الخامس: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَرْضَاھَا عَنْ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاکَ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۰

السوال السادس: قام ابوبکر رضی الله عنه فحمد الله واثنی علیه ثم قال یا ایها الناس انکم تقرء ون هذه الاٰیة یا ایها الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم وانا سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الناس اذا راوا المنکر فلا یغیرونه اوشک اَنْ یَعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابِہٖ۔

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کیدہ کون سا صیغہ ہے؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی وابن ماجہ

الجزء الاول..... سنن النسائی

السوال الاول: عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَاَۃٌ اِنِّیْ قَدْ وَھَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰفِیْ رَاَیْکَ فَقَامَ رَجُلٌ زَوِّجْنِیْھَا فَقَالَ اِذْھَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَذَھَبَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا وَّلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَعَکَ مِنْ سُوْرِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ فَزَوَّجَہٗ بِمَا مَعَہٗ مِنْ سُوْرِ الْقُرْاٰنِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار کیا ہے؟ نیز کیا عقد نکاح میں مہر کا ذکر ضروری ہے؟ وضاحت کریں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک قوم میں تھا کہ ایک عورت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! میں اپنا آپ آپ کو ہبہ کرتی ہوں، آپ نے نگاہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور نظر جھکالی۔ نبی اکرم کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا: آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور جائزہ لو۔ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ پس وہ گئے پس ان کو کوئی چیز نہ ملی اور نہ ہی لوہے کی انگوٹھی (واسطے حق مہر کے) تو رسول اللہ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن کی کچھ سورتیں یاد ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے، اس کے عوض میں نے اس کی شادی تم سے کر دی۔

(ب) شرعی حق مہر کی کم از کم مقدار:

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔ اگر کوئی اس سے کم مقرر کرے تو وہ مہر صحیح نہ ہوگا۔ احناف کا موقف یہی ہے۔ امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جو بھی چیز ثمن ہونے کی صلاحیت رکھے اس کا حق مہر باندھنا جائز ہے۔

عقد نکاح میں مہر کا ذکر کرنا یا نہ کرنا:

نکاح کے وقت مہر کا ذکر کرنا نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط نہیں ہے۔ اگر مہر کا ذکر نہ بھی کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا اور شوہر پر مہر مثل واجب ہوگا۔

السوال الثانی: عن علی رضی اللہ عنہ قال جهز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة رضی اللہ عنها فی خمیل وقربة و وسادة حشوها اذخر۔

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے جہیز میں کون سا سامان تھا؟

(ب) جہیز کا شرعی حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کو ایک خمیل، ایک مشکیزہ اور ایک تکیہ جس میں اذخر بھری ہوئی تھی دیا۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

سیدہ فاطمہ الزہرا کے جہیز میں شامل سامان:

آپ کے جہیز میں ایک اور روایت کے مطابق چار چیزیں شامل تھیں۔ خمیل (چمڑی) مشکیزہ، تکیہ اور چادر۔

(ب) جہیز کا شرعی حکم:

اگر والدین بغیر جبر و اکراہ کے اور بغیر نمود و نمائش کے اپنی حیثیت کے مطابق بطیب خاطر لڑکی کو تحفہ دیتے ہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں اور لڑکی اس کی مالک ہوگی۔

اگر جہیز کے نام پر لڑکے والوں کی طرف سے مطالبہ کرنے پر یا معاشرتی دباؤ کی وجہ سے محض رسم پوری کرنے کے لیے لڑکے والوں کو سامان دینا پڑے اور مذکورہ سامان دینے میں بچی کے والدین کی رضامندی بھی نہ ہو، تو ایسی صورت میں لڑکے والوں کے لیے ایسا جہیز لینا جائز نہیں۔ اگر ایسا جہیز بچی کے حوالے کر بھی دیا گیا تو بچی ہی اس کی مالک ہوگی اور اس کی اجازت کے بغیر جہیز کا سامان لڑکے والوں کے لیے استعمال کرنا حلال نہیں ہوگا۔ لڑکے والوں کی طرف سے اس کا مطالبہ کرنا اور دینے کے لیے دباؤ ڈالنا شرعاً درست نہیں۔

السوال الثالث: عن علی رضی اللہ عنہ نھی رسول اللہ ان تحلق المراۃ راسھا

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ ابرو تراشنا، پلکیں بنانا اور چہرے کے بال نوچنا ان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عشرۃ من الفطرۃ

(ب) ''عشرۃ من الفطرۃ'' کی تفصیل بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنے سر کو منڈوائے۔

ابرو تراشنے کا شرعی حکم:

عورت کے لیے ابرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھاری بنانا جائز نہیں۔ اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے، اگر اس کا مقصد زیب و زینت ہو۔ البتہ اگر بال پھیلے ہوئے ہوں، تو ان کو درست کر کے عام حالت کے مطابق معتدل کرنے کی گنجائش ہے۔

پلکیں بنانے کا شرعی حکم:

پلکیں انسانی بالوں کی بنی ہوئی ہوں، تو ان کو لگانا جائز نہیں۔ اگر پلکیں مصنوعی یا کسی جانور وغیرہ کے بالوں سے بنی ہوں تو شوہر کی خاطر یا زیب و زینت کے لیے اس کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ دھوکا یا فیشن مقصد نہ ہو۔ لہٰذا صورت مسؤلہ میں شوہر کی خاطر تزئین و آرائش کے لیے مصنوعی پلکیں لگانے کی گنجائش ہے۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

چہرے کے بال نوچنا:

اگر عورت کے چہرے پر بال گھنے ہیں یعنی داڑھی اور مونچھ وغیرہ تو ان کو صاف کر سکتی ہے۔ مقصد چہرے کی بدنمائی کو صاف کرنا ہے، تو جائز ہے۔

(ب) اشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "عشرہ من الفطرۃ" کی تفصیل:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو "فطرہ" سے گنوایا وہ یہ ہیں: (۱) مونچھیں کم کرنا (۲) ناخن ترشوانا (۳) جوڑوں کو دھونا (۴) داڑھی کو بڑھانا (۵) مسواک کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا (۷) زیر ناف بالوں کا مونڈنا (۸) زیر بغل بالوں کو مونڈنا (۹) پیشاب کے بعد پانی سے استنجاء کرنا۔ راوی کا بیان ہے: میں دسویں چیز بھول گیا ہوں، میرے خیال کے مطابق وہ کلی کرنا ہے۔

الجز الثانی..... ابن ماجه

السوال الرابع: عن انس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان من الناس مفاتیح للخیر مغالیق للشر وان من الناس مفاتیح للشر مغالیق للخیر فطوبی لمن جعل اللہ مفاتیح الخیر علی یدیه وویل لمن جعل اللہ مفاتیح الشر علی یدیه ۔

(الف) ترجمہ کریں اور مفاتیح اور مغالیق کی لغوی اور صرفی وضاحت کریں؟

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ بھلائی کے لیے چابی ہوتے ہیں اور برائی کے لیے تالہ ہوتے ہیں۔ لوگوں میں سے کچھ لوگ برائی کے لیے چابی ہوتے ہیں اور بھلائی کے لیے تالہ ہوتے ہیں، تو اس شخص کے لیے مبارک باد ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ بھلائی کی چابیاں رکھ دیتا ہے۔ اس شخص کے لیے بربادی ہے جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ برائی کی چابیاں رکھ دیتا ہے۔

لغوی معنی: مفاتیح:

یہ مفتاح کی جمع ہے لغوی معنی ہے "کنجی یا چابی"۔

مغالیق:

یہ المغلق کی جمع ہے۔ لغوی معنی ہے بند، مسدود۔

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صرفی تحقیق:

مفاتیح: صیغہ جمع منتہی الجموع ہے۔ مغالیق: صیغہ جمع منتہی الجموع۔

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

السؤال الخامس: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَرْضَاھَا عَنْ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعُھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّھَبِ وَالْوَرَقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاکَ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں، جو (اللہ تعالیٰ کو) سب سے زیادہ راضی کرنے والا ہو، تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا ہو، تمہارے حق میں سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! وہ کون سا (عمل) ہے، فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا۔

(ب) ذکر الٰہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الٰہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر بالقلب (۲) ذکر باللسان۔ یعنی ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل اور زبان دونوں سے ہو۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون و اطمینان ملتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش اور ماسوا اللہ کی لذت و طلب دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں استغراق و استحضار اور اس کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ سکینہ کا نازل ہونا قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”آگاہ رہو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے“۔ (الرعد: ۲۸)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہونٹوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (مسلمانوں کے) راستے میں پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں تا کہ ان سے ملیں اور ان کا ذکر سنیں۔ چنانچہ جب وہ ان کو پالیتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں، تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آجاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

السؤال السادس: قام ابوبكر رضى الله عنه فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا ايها الناس انكم تقرءون هذه الاية يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم وانا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا المنكر فلا يغيرونه اوشك ان يعمهم الله بعقابه .

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کون سا صیغہ ہے؟

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے، پس انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت جس کی تم تلاوت کرتے ہو: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اور میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ برائی کو دیکھیں گے اور اس سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔

خط کشیدہ صیغہ:

تقرءون: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَتَحَ يَفْتَحُ

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

صرفی تحقیق:

مفاتیح: صیغہ جمع منتہی الجموع ہے۔ مغالیق: صیغہ جمع منتہی الجموع۔

(ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

السؤال الخامس: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَرْضَاھَا عَنْ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَاکَ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں، جو (اللہ تعالیٰ کو) سب سے زیادہ راضی کرنے والا ہو، تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا ہو، تمہارے حق میں سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! وہ کون سا (عمل) ہے، فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا۔

(ب) ذکر الٰہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الٰہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر بالقلب (۲) ذکر باللسان۔ یعنی ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل اور زبان دونوں سے ہو۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون و اطمینان ملتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش اور ماسوا اللہ کی لذت و طلب دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں استغراق و استحضار اور اس کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ سکینہ کا نازل ہونا قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”آگاہ رہو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے“۔ (الرعد:۲۸)

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہونٹوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (مسلمانوں کے) راستے میں پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں تا کہ ان سے ملیں اور ان کا ذکر سنیں۔ چنانچہ جب وہ ان کو پالیتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں، تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آجاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔

السؤال السادس: قام ابوبكر رضى الله عنه فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا ايها الناس انكم تقرءون هذه الاية يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم وانا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا المنكر فلا يغيرونه اوشك ان يعمهم الله بعقابه .

(الف) ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کون سا صیغہ ہے؟

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے، پس انہوں نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت جس کی تم تلاوت کرتے ہو: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اور میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ برائی کو دیکھیں گے اور اس سے نہ روکیں، تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔

خط کشیدہ صیغہ:

تقرءون: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَتَحَ يَفْتَحُ

(ب) برائی کو ختم کرنے کے درجات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادة: شرح معانی الاثار

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السوال الاوّل: عن البراء بن عازب رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کبر لا فتتاح الصلوٰة رفع یدیه حتی یکون ابهاما ه قریبا من شحمتی اذنیه ثم لا یعود .

(الف) حدیث ریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی موید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

السؤال الثانی: عن ابی عبیدالله قال رایت ابالدرداء وفضالة بن عبید و معاذبن جبل یدخلون المسجد والناس فی صلوٰة الغداة فیتنحون الی بعض السواری فیوتر کل واحد منهم برکعة ثم یدخلون مع الناس فی الصلوٰة

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرته مائة فقال ثلاث تحرمها علیه وسبعة وتسعون فی رقبته انه اتخذایات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

السوال الرابع: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۵

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) ''معانی الاثار'' اور ''شرح معانی الاثار'' کا مفہوم بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: شرح معنی الاثار

سوال نمبر۱: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لا فتتاح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یکون ابھا ماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث ریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ ان کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین میں اختلاف آئمہ:

تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین سے متعلق اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام محمد و امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچ نیچ پر اللہ اکبر کہے، جب سجدہ کرے اور دوسرے سجدے کے لیے جھکے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ تو یہ ہے کہ نمازی نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے اور اس بارے میں کثیر آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے جھکنے کے لیے اور رکوع والی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادة: شرح معانی الآثار

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السوال الاوّل: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لا فتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون ابہا ماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث ریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی موید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے مین نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

السؤال الثانی: عن ابی عبیداللہ قال رایت ابالدرداء وفضالۃ بن عبید و معاذبن جبل یدخلون المسجد والناس فی صلوٰۃ الغداۃ فیتحون الی بعض السواری فیوتر کل واحد منھم برکعۃ ثم یدخلون مع الناس فی الصلوٰۃ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرتہ مائۃ فقال ثلاث تحرمھا علیہ وسبعۃ وتسعون فی رقبتہ انہ اتخذایات اللہ ھزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

السوال الرابع: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟ ۱۵

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) ''معانی الآثار'' اور ''شرح معانی الآثار'' کا مفہوم بیان کریں؟ ۸

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

چھٹا پرچہ: شرح معنی الاثار

سوال نمبر۱: عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لا فتاح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یکون ابھا ماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود ۔

(الف) حدیث رفع کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر طحاوی سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ ان کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین میں اختلاف آئمہ:

تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین سے متعلق اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام محمد و امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچ نیچ پر اللہ اکبر کہے، جب سجدہ کرے اور دوسرے سجدے کے لیے جھکے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ تو یہ ہے کہ نمازی نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے اور اس بارے میں کثیر آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے جھکنے کے لیے اور رکوع والی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کیا ہے۔ پس ایک قوم نے کہا: ان دونوں کا حکم افتتاح والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہاں رفع یدین ہے، تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع یدین ہوگا۔ جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں تکبیروں کا حکم سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح دو سجدوں کے وقت رفع یدین نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ تینوں کا ہے کہ رفع یدین صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور سجدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترک رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا: میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے، ہاں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ نماز میں رفع یدین افضل ہے۔ انہو نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کیا کرتے تھے۔

شوافع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الام میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے، جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے اس وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔ تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی:

بالاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین سنت ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت سنت

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نہیں ہے۔ رکوع اور سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔ تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ تو نظر کا تقاضا ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تکبیرات کو دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ لاحق کیا جائے نہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔

سوال نمبر۲: عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللهِ قَالَ رَأَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ وَّ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ یَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَیَتَنَحَّوْنَ اِلٰی بَعْضِ السَّوَارِیْ فَیُوْتِرُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِرَکْعَةٍ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِی الصَّلٰوةِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

ابو عبید اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو درداء، حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ حضرات مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا' پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

(ب) تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی:

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صلٰوۃ رکعة واحدة الخ کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تا کہ یہ رکعت شفع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کر دے، گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوٰۃ الوتر واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔

سوال نمبر۳: عن سعد بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرته مائة

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

کیا ہے۔ پس ایک قوم نے کہا: ان دونوں کا حکم افتتاح والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہاں رفع یدین ہے، تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع یدین ہوگا۔ جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں تکبیروں کا حکم سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح دو سجدوں کے وقت رفع یدین نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ تینوں کا ہے کہ رفع یدین صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور سجدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترک رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا: میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے، ہاں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ نماز میں رفع یدین افضل ہے۔ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کیا کرتے تھے۔

شوافع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الام میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے، جب آپ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہتے اس وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔ تاہم آپ دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

(ج) رفع یدین اور نظر طحاوی:

بالاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین سنت ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت سنت

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

نہیں ہے۔ رکوع اور سجدہ کی تکبیر کے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔ تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ تو نظر کا تقاضا ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تکبیرات کو دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ لاحق کیا جائے نہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔

سوال نمبر۲: عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ اَنَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَۃَ بْنَ عُبَیْدٍ وَّ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ یَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ فَیَتَنَحَّوْنَ اِلٰی بَعْضِ السَّوَارِیْ فَیُوْتِرُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ بِرَکْعَۃٍ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِی الصَّلٰوۃِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد رکعات وتر کے بارے نظر طحاوی قلمبند کریں؟

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث:

ابو عبید اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو درداء، حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ یہ حضرات مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے تھے ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا' پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

(ب) تعداد رکعات وتر اور نظر طحاوی:

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: صلوۃ رکعۃ واحدۃ الخ کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت اس طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تا کہ یہ رکعت شفع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کر دے، گویا ایک رکعت علیحدہ نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے۔

(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوٰۃ الوتر واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔

سوال نمبر۳: عن سعید بن جبیر ان رجلا سال ابن عباس ان رجلا طلق امرته مائة

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

فقال ثلاث تحرمها عليه وسبعة وتسعون فی رقبته انه اتخذايات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعے وہ عورت اس پر حرام ہوگئی ہے اور ستانویں اس کی گردن پر ہیں۔ بیشک اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دیدے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یعنی وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کر لے۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حکم کا مذاق اڑایا ہے یعنی نافرمانی کی ہے، جس وجہ سے وہ گناہگار ہوگا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہے۔ امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک کے نزدیک خلاف سنت ہے۔ سب اس پر متفق ہیں کہ تین اکٹھی طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی ایک نہیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقوں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے اسے نافذ کر دیا اور اس کو ایک شمار نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تین طلاقوں کو تین شمار کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر ۴: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟

(ج) ''معانی الاثار'' اور ''شرح معانی الاثار'' کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) امام طحاوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوجعفر'' ہے۔ ازدی مصری اور طحاوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابوابراہیم مزنی سے کی جو امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابوعمران سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنفی کا درس لیا۔ پھر آپ شام تشریف لے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابوحازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث و فقہ کے ماہر کے طور پر معروف ہوگئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، ابومحمد عبدالعزیز بن محمد الہیتمی الجوہری اور احمد بن قاسم بن عبداللہ بغدادی وغیرہم شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور کلام وغیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الاثار، شرح معانی الاثار اور اختلاف العلماء جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۱ھ، ۸۲ سال کی عمر میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الاثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے احناف کے مؤقف کے دلائل فراہم کیے جائیں اور جو روایات بظاہر احناف کے مؤقف کے خلاف ہیں ان کی تاویل پیش کی جائے یا ان کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الاثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کرنا۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایتوں کے درمیان آنے والے ظاہری تعارض کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

فقال ثلاث تحرمها عليه وسبعة وتسعون في رقبته انه اتخذايات الله هزوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) آئمہ اربعہ کے نزدیک اکٹھی تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اکٹھی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعے وہ عورت اس پر حرام ہوگئی ہے اور ستانویں اس کی گردن پر ہیں۔ بیشک اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دیدے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یعنی وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کر لے۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حکم کا مذاق اڑایا ہے یعنی نافرمانی کی ہے، جس وجہ سے وہ گناہگار ہوگا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک کے نزدیک خلاف سنت ہے۔ سب اس پر متفق ہیں کہ تین اکٹھی طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی ایک نہیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین طلاقوں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے اسے نافذ کر دیا اور اس کو ایک شمار نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تینوں کو تین شمار کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر۴: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official

Dars e Nizami All Board Books

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟

(ج) ''معانی الاثار'' اور ''شرح معانی الاثار'' کا مفہوم بیان کریں؟

جوابات: (الف) امام طحاوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوجعفر'' ہے۔ ازدی مصری اور طحاوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابوابراہیم مزنی سے کی جو امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابوعمران سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنفی کا درس لیا۔ پھر آپ شام تشریف لے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابوحازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث و فقہ کے ماہر کے طور پر معروف ہوگئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، ابومحمد عبدالعزیز بن محمد الہیتمی الجوہری اور احمد بن قاسم بن عبداللہ بغدادی وغیرہم شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور کلام وغیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الاثار، شرح معانی الاثار اور اختلاف العلماء جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۱ھ، ۸۲ سال کی عمر میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الاثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الاثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے احناف کے مؤقف کو دلائل فراہم کیے جائیں اور جو روایات بظاہر احناف کے مؤقف کے خلاف ہیں ان کی تاویل پیش کی جائے یا ان کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الاثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کرنا۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایتوں کے درمیان آنے والے ظاہری تعارض کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔

☆☆☆☆

H_M_Hasnain_Asadi

Madaris News Official